نمبر ۱۱۶ | مورخہ ۲۶ جون سنہ ۱۹۳۰ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۸ محرم سنہ ۱۳۴۹ھ | جلد ۱۷




## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے مسلسل دعا جاری رکھیں۔

۲۳ جون کی رات کو بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب ذکر حبیب پر تقریر فرمائی۔

ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے نومسلم کی چھوٹی اہلیہ صاحبہ چند روز تپ میعادی میں بیمار رہ کر ۲۴ جون فوت ہوگئیں۔ ماسٹر صاحب احباب سے دعاء مغفرت کی درخواست کرتے ہیں۔

---

# سائمن رپورٹ کی دوسری جلد کے متعلق قیاسات

## اہل ہند کے صحیح جذبات کا اندازہ نہ لگانے کا نتیجہ نہایت خطرناک ہوگا

ہندوستان کے نظام حکومت کے متعلق سنہ ۱۹۱۷ء میں پارلیمنٹ کی طرف سے جو اعلان کیا گیا تھا۔ اس میں ہندوستان کو ذمہ دارانہ حکومت دینے کا وعدہ تھا چنانچہ اسی اعلان کے مطابق اور ہندوستان کو اسی منزل کی طرف لیجانے کے سوال پر رپورٹ کرنے کے لئے سائمن کمیشن کا تقرر عمل میں آیا تھا۔ مگر یکم نومبر سنہ ۱۹۲۹ء کو وائسرائے ہند نے جو اعلان کیا۔ اس میں ہندوستان کی ترقی کا انتہائی نقطہ اور آخری goal ڈومینین سٹیٹس قرار دیا گیا تھا چنانچہ اس پر پارلیمنٹ میں بہت بحث تمحیص بھی ہوئی۔ کہ اعلان میں جب ڈومینین سٹیٹس کے الفاظ موجود نہیں۔ تو وائسرائے نے ان کا استعمال کس بناء پر کیا ہے۔

سول اینڈ ملٹری گزٹ ۲۳ جون کے نامہ نگار مقیم شملہ نے اطلاع دی ہے۔ کہ سائمن رپورٹ کی دوسری جلد گورنمنٹ آف انڈیا و پنجاب کے وزراء میں تقسیم کردی گئی ہے لیکن اس کے متعلق زیادہ گرمجوشی کا اظہار نہیں کیا گیا۔ کیونکہ اس میں اور وائسرائے کے اعلان میں شدید اختلاف ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ رپورٹ سنہ ۱۹۱۷ء کے اعلان کو مدنظر

رکھکر لکھی گئی ہے۔ اور وائیسرائے کے اعلان کا اس میں کوئی لحاظ نہیں رکھا گیا۔ اگر تو اس اختلاف کے یہ معنی ہیں۔ کہ کمیشن نے ہندوستان کو ڈومینین سٹیٹس دیئے جانے کے سوال کو بالکل ہی نظرانداز کر دیا ہے۔ اور پہلے اعلان کی روشنی میں چلنے کی کوشش کی ہے۔ تو عین ممکن ہے۔ اس کی سفارشات اس قدر محدود اور اتنی غیر اطمینان بخش ہوں۔ کہ ماڈریٹ خیال کے لیڈروں کی بھی ان سے تسلی نہ ہو سکے۔ اور اس صورت میں یہ بھی ممکن ہے۔ کہ بجائے مزید مراعات اور حقوق دینے کے موجودہ اختیارات کو بھی سلب کرنے کی کوشش کر دی گئی ہو۔ اور یہ خیال رپورٹ کی پہلی جلد کے مطالعہ سے تقویت پکڑ جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں بار بار Dyarchy کی ناکامی کا تذکرہ پایا جاتا ہے۔ خدا کرے۔ یہ قیاسات غلط ہوں۔ لیکن اگر یہ واقعیت ہے۔ تو کہنا پڑیگا سائمن کمیشن ہندوستان کے لئے اور برطانوی حکومت کے لئے کسی فائدہ اور تقویت کا موجب ہونے کی بجائے سخت نقصان کا باعث ہوگا۔ کیونکہ وہ موجودہ تحریک کی قوت اور ہندوستانیوں کے صحیح جذبات کا اندازہ لگانے میں ناکام رہیگا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہندوستان میں ایک مستقل خونریزی اور فتنہ و فساد کا باب وا ہو جائے گا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خداداد فراست سے کام لیتے ہوئے اور حالات کا اندازہ کر کے حکومت کو ان خطرات سے قبل از وقت متنبہ کر دیا تھا۔ چنانچہ حضور نے ۲ مئی سنہ ۱۹۳۰ء کو جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس میں صاف طور پر یہ الفاظ موجود ہیں۔

"سائمن کمیشن اس غرض کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ کہ دیکھا جائے۔ مزید اختیارات کس حد تک دیئے جا سکتے ہیں۔ ادھر ہندوستان میں اس حد تک بیداری تعلیم۔ آزادی کا احساس پیدا ہو چکا ہے۔ اور دوسرے ملک اس طرح آزاد ہو رہے ہیں۔ کہ اب ہندوستانی خاموش نہیں بیٹھ سکتے۔ اور یہ ممکن ہی نہیں۔ کہ دنیا کی آبادی کا ۱/۵ حصہ غیر محدود اور غیر معین عرصہ تک ایک غیر ملکی حکومت کی اطاعت گوارا کر سکے۔ اگر یہ مطالبہ منظور نہ کیا گیا۔ تو آج نہیں۔ تو کل اور کل نہیں تو پرسوں ملک عقلمندی۔ مصلحت اور دور اندیشی کے تمام قوانین توڑنے کے لئے کھڑا ہو جائیگا۔ اور خواہ اسے خودکشی کہا جائے۔ خواہ اس کا نام تباہی اور بربادی رکھا جائے۔ خواہ اسے ہلاکت اور خونریزی قرار دیا جائے ملک اس کے لئے آمادہ ہو جائیگا۔"

(الفضل ۹ مئی سنہ ۱۹۳۰ء)

اگر جیسا کہ قیاس ہے۔ ہندوستانیوں کی ان خواہشات کا سائمن کمیشن اندازہ نہیں لگا سکا۔ تو سمجھ لینا چاہئے۔ ہندوستان اور برطانیہ دونوں کے برے دن آ گئے۔ اور وہ حالت پوری طرح دنیا کو نظر آ جائے گی جس سے

# نواب صاحب رامپور کا انتقال

اخبارات سے یہ معلوم ہو کر افسوس ہوا۔ کہ نواب صاحب رامپور کا انتقال ہو گیا۔ ان کے متعلق دو باتیں جو ہمارے سلسلہ کی تاریخ سے تعلق رکھتی ہیں۔ اوراق تاریخ پر محفوظ کرنے کے لئے شائع کرتا ہوں۔ سنہ ۱۹۰۷ء یا سنہ ۱۹۰۸ء میں ان کی خط و کتابت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے رہی۔ ان میں سے ایک خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھ کر میرے سامنے حضرت ام المومنین کو سنایا۔ جس میں نواب صاحب کو "عزیزی نواب صاحب" کے الفاظ سے مخاطب کیا تھا۔ خط کا مضمون مجھے یاد نہیں۔ مگر اتنا یاد ہے۔ وہ خط نواب صاحب کے خط کے جواب میں تھا جس میں ان کو تبلیغ کی گئی تھی۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ مئی سنہ ۱۹۰۸ء میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور میں تشریف رکھتے تھے بمبئی سے آموں کی بھری ہوئی لکڑی کی ایک پیٹی نواب صاحب نے بطور تحفہ ارسال کی تھی۔ جس میں سے میرے سامنے ایک آم ۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۸ء کی عصر کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھایا۔

یہ دو باتیں نواب صاحب کی مجھے یاد تھیں۔ جو حوالہ قلم کی جاتی ہیں۔ باقی حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جو واقعات مباحثہ رامپور کے متعلق ہوئے۔ وہ ہمارے اخبارات میں انہی دنوں شائع ہو چکے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ مکرم ذوالفقار علی خاں صاحب اخبار "الفضل" میں نواب صاحب کے متعلق وہ باتیں جو ان کے علم میں سلسلہ عالیہ احمدیہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ شائع فرما دیں گے۔ والسلام۔ سید محمد اسحاق۔ قادیان

---

# تبلیغی سکرٹریوں کا نیا انتخاب

جیسا کہ اس سے پہلے اخبار "الفضل" ۱۲ جون میں اعلان ہو چکا ہے۔ اندرون ہند و بیرون ہند کی تمام احمدیہ جماعتوں کے موجودہ تبلیغی سیکرٹریوں کی میعاد ۳۰ جون اور ۳۱ جولائی کو علی الترتیب ختم کر دی گئی ہے۔ اس لئے تمام احمدیہ جماعتوں پر لازم ہے۔ کہ نئے انتخاب کے لئے جو تاریخیں مذکورہ بالا اعلان میں مقرر کی گئی ہیں۔ ان پر تبلیغی سیکرٹریوں کا از سر نو انتخاب کر کے ان کے اسماء مع خط و کتابت کے لئے مکمل پتوں کے دفتر دعوۃ و تبلیغ میں بلاتوقف اطلاع دیں۔ نئے انتخاب کیلئے جو ہدایات مذکورہ بالا اعلان میں دی گئی ہیں ان کو خصوصیت سے ملحوظ رکھا جائے۔ اور عہدداران پر واضح کر دیا جائے۔ کہ وہ ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۳۱ء تک ڈیڑھ سال کیلئے مقرر کئے گئے ہیں۔ اور بغیر معقول وجہ کے وہ اس عہدہ سے علیحدہ نہیں ہو سکتے۔ تاکہ بار بار تبدیلیوں کی وجہ سے کام میں نقص واقع نہ ہو۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان۔

# راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے متعلق

## حضرت امام جماعت احمدیہ کا نہایت اہم مضمون

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے باوجود طبیعت کی علالت طبع کے ۲۳ جون کی شب کو راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کی اہمیت اور اس میں شمولیت کے متعلق ایک مفصل مضمون رقم فرمایا۔ جس میں گورنمنٹ اور خود مسلمانوں کو اس کانفرنس کے لئے نمائندے منتخب کرنے کے متعلق نہایت ضروری مشورے دیئے ہیں۔ یہ مضمون انشاء اللہ اگلے پرچہ میں شائع ہوگا۔ احباب کثرت سے مسلمانوں میں اس کی اشاعت کا انتظام فرمائیں۔

# قاضی محمد علی صاحب کی تصویر

اکثر ناظرین "الفضل" قاضی محمد علی صاحب کی تصویر دیکھنے کا اشتیاق ظاہر فرما رہے تھے۔ ان کے ارشاد کی تعمیل میں بصرف کثیر و بجد و جہد کثیر تصویر چھپوائی جا رہی ہے جو تمام خریداران "الفضل" کو اجازت میں بھجوا دی جائیگی۔ اور ان اصحاب کو مفت نذر ہوگی جو "الفضل" کا وی پی انکار کرنے کی بجائے وصول فرمائینگے۔ یا یکم جولائی سے نئے خریدار بنیں گے۔

کچھ تصویریں اعلیٰ درجہ کے آرٹ پیپر پر چھپوائی گئی ہیں۔ تصویر کی قیمت ایک آنہ ہوگی۔ احباب کو جس قدر تعداد کی ضرورت ہو ٹکٹ بھیجوا کر یا بذریعہ وی پی منگوالیں محصول ڈاک علاوہ۔ جو درخواستیں پہلے موصول ہو چکی ہیں۔ ان کی تعمیل ہوگی۔ اگر کسی دوست کو مطلوب ہو تو جلد اطلاع دیں۔ ایک روپے میں اٹھارہ تصویریں ہم دیدینگے۔ مینجر "الفضل" قادیان

---

# مینجر کا ضروری نوٹس

خدا کے فضل اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے اگلے پرچے کے ساتھ الفضل کی سترھویں جلد ختم ہو جائیگی۔

اور اسی کے ساتھ بہت سے خریداران الفضل کا چندہ بھی ختم ہو جائیگا۔

احباب کرام سے گذارش ہے۔ کہ اب الفضل کا چندہ سالانہ دس روپیہ ہے۔ اور الفضل یکم جون سے ہفتہ میں تین بار ان کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہے۔ اس لئے جولائی کے عشرہ اول میں جو وی پی ہوں گے ان میں جون کے مہینے کی کمی ۲ر بھی شامل ہوگی یعنی سالانہ وی پی ۱۰/۲ مع خرچہ رجسٹری ۱۰/۱۰ اور ششماہی ۵/۲ کے ہونگے۔

او جو اصحاب جون ہر ۱۰ جون سے پہلے سالانہ یا ششماہی چندہ بحساب آٹھ روپیہ سالانہ دے چکے ہیں وہ بھی نوٹ کر لیں۔ کہ ان کے نام جب آئندہ وی پی ہونگے۔ تو یکم جون سے لیکر وی پی کرنے کی تاریخ تک جو

67
بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۱۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ جون ۱۹۳۰ء | جلد ۱۷

# بم بازی کا خطرناک مشغلہ

## ملک کو اس کے خطرناک دشمنوں سے بچاؤ

### آنکھیں کھولو

اگر سول نافرمانی اور قانون شکنی کی تحریک جاری کرنے والوں کی آنکھیں اب بھی نہ کھلیں۔ اگر انہیں عدم تشدد کے اصل کی ناکامی کا اب بھی یقین نہ آئے۔ اگر وہ حکومت کے خلاف نفرت وحقارت پھیلانے کے نتیجہ سے اب بھی آگاہ نہ ہوں۔ جبکہ بیسیوں مقامات پر قتل و خونریزی کے نہایت دردناک واقعات ہو چکے۔ بہت سے سرکاری ملازموں کو موت کے گھاٹ اتارا جا چکا۔ اور متعدد دہشت اور خوف پیدا کرنے والی حرکات ہو چکیں۔ تو پھر سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ ہندوستانی انقلاب پسند بے چارے ہندوستانیوں کو جن کے پاس نہ سامان ہے۔ نہ طاقت۔ نہ تنظیم ہے۔ نہ تربیت۔ ایک ایسے خطرناک سمندر میں گرا کے چھوڑیں گے جس میں پانی کی بجائے خون ہوگا جس میں آبی جانوروں کی بجائے انسانی لاشیں تیرتی ہونگی۔ جس کے کنارے آہ وزاری۔ نالہ و فغاں کے شور سے گونج رہے ہونگے ۔

### تازہ واقعات

اگر اس خطرہ اور اس ہولناک ساعت کا احساس پہلے کسی کے لئے مشکل تھا۔ تو اب پنجاب کے بالکل تازہ واقعات نے جو بم بازی کے خطرناک مشغلہ کے متعلق رونما ہوئے ہیں خوفناک خطرکو بالکل سامنے لاکر کھڑا کر دیا ہے۔ اور ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر موجودہ حالات کی اصلاح نہ ہوئی۔ اگر عوام کے جذبات کو اسی طرح حکومت کے خلاف بھڑکایا جاتا رہا۔ اگر قانون کی بے حرمتی اسی طرح کی جاتی رہی۔ تو اس کا انجام نہایت ہی دردناک اور تباہ کن ہوگا۔

### بم بازی

پنجاب میں ایک ہی دن (۱۹ جون) ایک ہی وقت اور ایک ہی نوعیت کے جو بم کے حادثات مختلف چھ شہروں امرتسر لاہور۔ شیخوپورہ۔ لائل پور۔ گوجرانوالہ اور راولپنڈی میں ہوئے وہ ایک سوچی سمجھی ہوئی اور نہایت وسیع سازش کا پتہ دے رہے ہیں ۔

خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ہندوستان تو کیا کسی بھی ملک کی تاریخ میں اتنے شہروں میں ایک ہی دن اس طریق سے بم نہ پھٹے ہوں گے۔ ان تمام شہروں میں حادثہ سے تین دن قبل مکان کرایہ پر لئے گئے۔ ہر جگہ کرایہ پیشگی ادا کر دیا گیا۔ کسی جگہ بھی کوئی کرایہ دار نظر نہ آیا۔ بلکہ روپوش ہو گئے۔ ہر مقام پر پہلے ایک معمولی بم پھٹا۔ اور بعد میں جب اس مکان میں کوئی پہنچا۔ تو خطرناک بم یا تو پھٹ گیا۔ یا پھٹنے کے قریب پایا گیا۔ جس سے معلوم ہؤا۔ کہ دوسرا بم اس غرض کے لئے رکھا گیا تھا۔ کہ پہلی آواز سُن کر جب لوگ اکٹھے ہو جائیں اور پولیس دوڑے آجائیں۔ تو ان کے مکان کے اندر داخل ہونے کے بعد دوسرا بم پھٹے ۔

لاہور میں پولیس کے پہنچنے پر قریب تھا۔ کہ بم پھٹ جائے مگر اسے فوراً پانی میں ڈالدیا گیا۔ شیخوپورہ میں اگر پولیس کے لوگ مکان سے نکل نہ جاتے۔ تو بہت نقصان ہوتا کیونکہ وہاں جو دوسرا بم پھٹا۔ اس کی آواز ایک میل تک سوئے ہوئے لوگوں نے سنی۔ لائل پور میں دوسرے بم سے ایک انسپکٹر پولیس۔ اور ایک سب انسپکٹر جو موقعہ پر پہنچ چکے تھے سخت زخمی ہوئے۔ گوجرانوالہ میں بھی پولیس کے آدمی زخمی ہوئے ۔

جہاں جہاں بم چلے۔ وہاں سے انقلابی اشتہارات دستیاب ہوتے جن میں سے ایک کا مضمون یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ

"ہم انقلابی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور یہ دیکھتے ہوئے کہ عدم تشدد کا پروگرام ناکام ہؤا ہے۔ ہم میدان میں اُتر آئے ہیں۔ اور تشدد پر ہمیں یقین ہے" (ملاپ ۲۱ جون)

### تباہ کن طریق عمل

ان خطرناک حادثات سے ظاہر ہے۔ کہ عدم تشدد کا پروگرام نہ صرف کامیاب نہیں ہؤا۔ بلکہ نہایت ہی تباہ کن اور بربادی بخش طریق عمل پیدا کرنے کا باعث بن گیا ہے۔ اور انقلابی پارٹی سے تعلق رکھنے والے جس تشدد کے میدان میں اتر آئے ہیں۔ وہ دراصل اس تحریک کا لازمی نتیجہ ہے۔ جسے عدم تشدد کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ۔

### بزدلی اور نامردی

کانگرسی لیڈروں میں اگر کچھ بھی دور اندیشی اور معاملہ فہمی کا مادہ ہے۔ تو ان کا فرض ہے۔ کہ قانون شکنی کی تحریک کو ترک کر کے ان لوگوں کی فکر کریں۔ جو شرمناک اور بزدلانہ تشدد پر اتر آنے کی وجہ سے ہندوستان کے خطرناک دشمنوں کے رنگ میں کام کر رہے ہیں۔ اور جو کہتے تو یہ ہیں۔ کہ وہ میدان میں اتر آئے ہیں۔ لیکن نہایت بزدلی اور نامردی سے کام لیتے ہوئے خود پوشیدہ رہ کر افعال اس قسم کے کر رہے ہیں۔ جو نہ صرف براہ راست بہت سے غیر متعلق اور بے گناہ لوگوں کی ہلاکت کا باعث بن رہے ہیں۔ بلکہ ان کے نتیجہ میں سارے ملک پر بھی مصیبت نازل ہو رہی ہے۔ ایسے لوگ اگر تشدد پر یقین رکھتے ہیں۔ تو سامنے آئیں یہ کیا بیہودگی ہے۔ کہ آگ لگا کر خود روپوش ہو جائیں اور دوسروں کو مصائب میں مبتلا کر دیں ۔

### امن پسند اہل ملک کا فرض

اگر ایسے لوگوں کا خود اہل ملک نے تدارک نہ کیا۔ اور کانگرسی حلقوں سے ان کی حوصلہ افزائی ہوتی رہی جیسا کہ اس وقت تک کسی نہ کسی رنگ میں ہوتی رہی ہے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ملک کو تباہی و بربادی گھیرے گی۔ مفسدوں اور شرارت انگیزوں کے ساتھ بے شمار بے گناہ بھی کچلے جائینگے۔ تمام کاروبار تباہ ہو جائیں گے مفلسی اور عزبت کا دور دورہ ہوگا۔ اور اہل ہند کی ہر قسم کی ترقی بہت پیچھے جا پڑے گی۔ اگر گاندھی جی چوراچوری کے ایک حادثہ کی وجہ سے اپنی قانون شکنی کی مہم روک سکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ جبکہ ہندوستان کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک قریباً ہر جگہ چوراچوری سے زیادہ خطرناک حادثات رونما ہو رہے ہیں۔ اس تباہ کن تحریک کو روک نہیں دیا جاتا۔ اور کیوں ان سر پھروں کی اصلاح کی فکر نہیں کی جاتی۔ جو ملک کو قعر مذلت میں گرانے کے سامان کر رہے ہیں ۔

### کانگرسی متوجہ ہوں

اس قسم کے لوگ ہندوستان کے نہایت خطرناک دشمن ہیں۔ اور اہل ملک کا فرض ہے۔ کہ ان کی تباہ کن سرگرمیوں کا پوری قوت کے ساتھ انسداد کریں۔ خاص کر کانگرس والوں کو اس طرف خصوصیت سے متوجہ ہونا چاہیئے۔ ایک تو اس لئے کہ ایسے لوگ کانگرس کے ہی پیدا کردہ ہیں۔ اور کانگرس کے کہنے

سے وہ باہر نہیں ہو سکتے۔ دوسرے اس لئے بھی کہ اگر موجودہ گورنمنٹ جیسی طاقت ور اور مضبوط حکومت کے خلاف اپنی شرارتوں میں یہ لوگ کامیاب ہو گئے۔ تو پھر کانگرس کو تہ وبالا کر کے ملک میں تباہی و بربادی پھیلانا ان کے لئے کچھ بھی مشکل نہ ہوگا۔ اور ہندوستان ایسے ظالم اور بے رحم لوگوں کے رحم پر ہوگا۔ جن میں انسانیت کی بو بھی نہ ہوگی۔

## مردانہ شرافت کا تقاضا

ہر شریف مرد کے دل میں عورت کی طبعی کمزوری اور ناتوانی کے لحاظ سے اس کے مبتلائے مصائب ہونے پر ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ اس کی تکلیف دور کرنے کے لئے کوشش کرنا تقاضائے مردانگی سمجھتا ہے۔ اسی جذبہ اور اسی احساس سے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے وائسرائے ہند کو ایک مکتوب کے ذریعہ ان خواتین کی رہائی کی طرف توجہ دلائی تھی جنہیں سول نافرمانی کی موجودہ تحریک میں حصہ لینے کی وجہ سے قید کی سزا دی گئی ہے۔ اسی سلسلہ میں مسز نیڈو کا بوجہ ان کی قابلیت اور شہرت خاص طور پر ذکر کیا گیا۔

## پیغام والوں کا اعتراض

یہ کوئی ایسی بات نہ تھی۔ جس پر کسی کو اعتراض کرنے کی ضرورت پیش آتی۔ بلکہ ہر شریف الطبع انسان کا فرض تھا۔ کہ اسے بنظر پسندیدگی دیکھتا۔ کیونکہ یہ خواتین کی رہائی کے لئے کوشش کی گئی تھی۔ جن کے حالات کے لحاظ سے قید خانہ نہایت ہی نامورزوں اور غیر مناسب جگہ ہے۔ لیکن غیر مبایعین کا آرگن "پیغام صلح" شرافت اور انسانیت سے اس درجہ عاری ہو چکا ہے۔ کہ اس مکتوب کی بنا پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف زبان طعن دراز کر رہا ہے۔ اور نہایت ہی باجیانہ الفاظ میں لکھتا ہے۔

"میاں صاحب ایسے خالص اور کٹر مذہبی رہنما کا مسز نیڈو کی رہائی کی کوشش کرنا۔ ایک ایسا نادر واقعہ ہے۔ جو مختلف سیاسی اور مذہبی حلقوں میں غیر معمولی دلچسپی سے دیکھا جا رہا ہے۔ اور لوگ اس پر عجیب و غریب خیال آرائیاں کر رہے ہیں"۔ (پیغام ۱۵ جون)

سمجھ میں نہیں آتا گرفتار شدہ ہندوستانی خواتین کو قید کی مصیبت سے بچانے کے سلسلہ میں مسز نیڈو کی رہائی کے لئے تحریک کرنا کسی "مذہبی راہنما" کی شان کے کیونکر خلاف سمجھا جا سکتا ہے۔ اور وہ کون سے بے غیرت اور بے حیا لوگ ہیں۔ جو اس پر عجیب و غریب خیال آرائیاں کر رہے ہیں"۔ اگر ان سے مراد خود غیر مبایعین ہی ہیں۔ اور ان کے سوا اور جو بھی کون سکتے ہیں۔ تو پھر کوئی تعجب کی بات نہیں۔ وہ شرافت اور انسانیت کے جس مقام پر ہیں۔ اس کا ہمیں اچھی طرح علم ہے۔

## غیر مبایعین گورنمنٹ کی خاص خدمت پر

رہی یہ بات کہ اس مکتوب کے ذریعہ قانون شکنی سے جان بوجھ کر مجرموں اور مجرموں کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ اور ان کی سزا یابی کو گورنمنٹ کی غلطی قرار دیا گیا ہے۔

معلوم نہیں "پیغام" والوں کو جو اپنے آپ کو قانون شکنوں کے بہت بڑے حامی قرار دیتے۔ اور ان کی کارروائیوں کو منظر پسندیدگی دیکھتے ہیں۔ اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ انہیں تو خوش ہونا چاہیئے تھا۔ کہ جماعت احمدیہ جو آج تک گورنمنٹ کی طرف سے کار خاص پر متقرر تھی۔ وہ بھی موجودہ حکومت کی مخالف اور قانون شکنوں کی حمایت میں ان کی ہمنوا بن گئی ہے۔ لیکن پیغام نے یہ الفاظ ایسے رنگ میں پیش کئے ہیں۔ کہ گویا وہ خود گورنمنٹ کی خاص خدمات سر انجام دے رہا ہے۔ اور وہ بھی ہمارے متعلق۔ اگر اس طرح غیر مبایعین ایک طرف تو گورنمنٹ سے خاص مراعات حاصل کر سکیں۔ اور دوسری طرف قانون شکنوں کو اپنی حمایت اور امداد کا یقین دلا سکیں۔ تو ہمیں کوئی گلہ نہیں۔ ہمارا طریق عمل بالکل صاف ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسز نیڈو کی رہائی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بھی صاف طور پر تحریر فرما دیا تھا۔ کہ "قانون شکنی ایک برا فعل ہے"۔ اور اگر ایسے موقع پر گورنمنٹ کو قانون کے احترام کے لئے کچھ کرنا پڑتا ہے۔ تو اس کی آئینی ذمہ داری گورنمنٹ پر عائد نہیں ہو سکتی"۔ باوجود اس کے عورت کے شرف اور اس کی زندگی کے حالات کے لحاظ سے رہائی کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ اور خود مسز نیڈو کا اپنا بیان ہے۔ کہ انہوں نے قانون شکنی میں خود حصہ نہیں لیا۔

## غیر مبایعین عورتوں کی رہائی کیخلاف

پیغام والوں کے نزدیک اگر ایسا نہیں ہونا چاہیئے تھا تو اب بھی کچھ نہیں بگڑا۔ وہ وائسرائے ہند کے نام یادداشت ارسال کریں۔ کہ قطعاً مسز نیڈو اور دوسری خواتین کو رہا نہ کیا جائے۔ اور دوسری عورتوں کو قید خانہ میں بھیجنے کے لئے ان سے قانون شکنی شروع کرا دیں۔ اگر ان کے نزدیک سرکار حاصل کرنے کا یہی طریق ہے۔ تو کیوں نہ اس سے پوری طرح کام لیں۔

## مسلمانوں کا تنزل

اس وقت مسلمان جس طرح دنیا کی تمام اقوام کا شکار بنے ہوئے ہیں۔ ہر طرح عیاں ہے۔ ان کی مثال بالکل اس زبان کی طرح ہے۔ جو بتیس دانتوں میں گھری ہوتی ہے وہ ترقی و خوشحالی کیلئے اگرچہ لاکھوں جتن کرتے ہیں مگر ان کا قدم بجائے بلندی پر چڑھنے کے تنزل کی طرف پھسلتا ہے آخر اس کی وجہ کیا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے۔ انہوں نے اسلام کو چھوڑ دیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ خدا نے بھی اپنا منہ ان سے موڑ لیا۔ اور انہیں ذلت و نکبت میں مبتلا کر دیا۔ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم۔ خدا کسی قوم کو نعمت دیکر اس سے نہیں چھینتا۔ تاوقتیکہ خود اس قوم کے افراد اپنی بداعمالی کے باعث اس کی رحمت کی بجائے غضب اور ناراضی کے مستحق نہ بن جائیں۔ مسلمان خود اقرار کر رہے ہیں:۔

"مسلمانوں کی موجودہ پستی۔ تباہ حالی۔ اور درماندگی کا سبب یہ ہے۔ کہ وہ اپنے مذہب سے روز بروز زیادہ بیگانے ہوتے جاتے ہیں۔ ان کے اعمال بے حد خراب ہو گئے ہیں۔ ان کے اخلاق پست ہیں۔ اور وہ صحیح اسلامی تعلیم سے مطلقاً بے خبر ہیں"۔ (وطن ۱۳ جون)

لیکن افسوس باوجود ایسی حالت کے مسلمانوں کی توجہ اس مصلح وقت اور مسیح موعود پر نہیں پڑتی۔ جو انہیں تباہ حالیوں اور درماندگیوں سے نکالنے کے لئے آیا۔ کیا حدیثوں میں یہ بیان نہیں۔ کہ ایسے موقعہ پر حقیقی علاج مسیح موعود کی جماعت میں شمولیت اور اس کی آواز پر لبیک کہنا ہے۔ پس جبکہ مسلمان بیمار ہیں۔ تو مسیحا کی تلاش کریں۔ کیا تم امید کر سکتے ہو کہ خدا نے درد تو پیدا کر دیا۔ مگر اس کا علاج نہیں رکھا۔ ایسا خیال اس رحیم کریم ہستی کے فیضان عمیم کے خلاف ہے۔ حق یہی ہے۔ کہ آنیوالا آ گیا۔ مبارک وہ جنہوں نے اسے پہچانا۔

## ایک سرحدی ہندو کی انصاف پسندی

پنڈت امیر چند بجال صوبہ سرحد کے ایک با اثر کانگرسی رہنما ہیں آپ نے ۱۹ جون لاہور میں ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے ہندوؤں کے اس تار پر جو انہوں نے تھوڑے دن ہوئے مسلمان مجرموں کے متعلق وائسرائے کو دیا تھا رائے زنی کرتے ہوئے کہا۔

(ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے ہندوؤں نے) یہ پیغام ارسال کر کے ہندو قوم کی کوئی خدمت نہیں کی بلکہ تذلیل کی ہے مسلمان بھائی ہونگی حب الوطنی۔ رواداری۔ مساوات نوازی۔ حریت منشی اور ان کا ایثار تقاضا کرتا ہے

68

# عدم تشدد کی آڑ میں تشدد

## گاندھی جی کی تحریک قانون شکنی کے ہولناک نتائج

سول نافرمانی کی جب یہ غرض ہو۔ کہ اس کے ذریعہ سے بروئے قانون قائم شدہ گورنمنٹ کو تہ و بالا کیا جائے۔ لوگوں کو اس کا دشمن بنایا جائے۔ اور اس کے خلاف بغاوت پھیلائی جائے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ بدامنی اور فتنہ و فساد ہوگا اور خاصکر جبکہ ملک کی فضا پہلے ہی مکدر ہو۔ گورنمنٹ کے خلاف بغاوت کرنا اپنا عقیدہ بتانے والے موجود ہوں۔ تشدد اور جبر سے انقلاب پیدا کرنے والے پائے جاتے ہوں۔ حکام کے خلاف سامان ہلاکت سے کام لینے والے کھڑے ہوں۔ اس وقت تو سول نافرمانی کی تحریک کا لازمی نتیجہ سوائے تباہی و بربادی۔ فتنہ و فساد کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔

### سول نافرمانی کن حالات میں شروع کی گئی

ہندوستان کی بدقسمتی کی وجہ سے گاندھی جی نے سول نافرمانی کی موجودہ تحریک ایسے حالات میں ہی شروع کی۔ جبکہ ایک طرف تو انقلاب پسندوں کی طرف سے جگہ جگہ سُرخ پوسٹر شایع کرکے سرکاری حکام کو قتل و غارت کی دھمکیاں دی جا رہی تھیں۔ کئی مقامات پر بم بازی اور بجز اسے حملوں کے مقدمات دائر تھے۔ اور کئی ایک نہایت خطرناک بغاوت کے مقدمے زیر سماعت تھے۔ ایسی خطرناک حالت میں گاندھی جی کو جنہوں نے وائسرائے ہند کو الٹی میٹم دیتے ہوئے اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا تھا کہ ذاتی طور پر میرا عقیدہ قطعاً صاف ہے۔ میں دیدہ دانستہ کسی جاندار چیز کو گزند نہیں پہونچا سکتا۔ اور نوع انسان کے افراد کو تو صدمہ پہونچانا میرے لئے قطعاً ناممکن ہے خواہ وہ مجھے اور میرے متعلقین کو انتہائی تکلیف دیں۔ چاہئے تھا۔ کہ ایسی تباہ کن تحریک کا نام بھی نہ لیتے۔ لیکن انہوں نے نہ صرف ملک کی سخت خطرناک حالت کو مدنظر نہ رکھا۔ بلکہ اسے اپنی سول نافرمانی کی تحریک جاری کرنے کا ایک نہایت موزوں موقعہ قرار دیا۔ جسے کہ اسے بطور دھمکی استعمال کرتے ہوئے لکھا۔

"یہ ایک عام حقیقت ہے۔ کہ تشدد کی حامی پارٹی خواہ موجودہ وقت میں کسی قدر غیر اہم اور غیر منظم ہو۔ لیکن یہ ہر روز ترقی کر رہی ہے۔ اور اپنی ہستی کا احساس کرا رہی ہے۔ اس کا مقصد بھی وہی ہے۔ جو میرا ہے"۔ (گاندھی جی کا خط بنام وائسرائے ہند۔ اکالی۔ ۷ مارچ)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ گاندھی جی سول نافرمانی کی تحریک شروع کرتے ہوئے نہ صرف اس پارٹی کے متعلق پورا پورا علم رکھتے تھے۔ جو تشدد کی حامی اور اس پر عامل ہے بلکہ یہ بھی چاہتے تھے۔ کہ اس کا خوف دلاکر اور اس سے مرعوب کرکے گورنمنٹ کو اپنے آگے جھکا لیں۔ اور ہندوستان میں اپنی حکومت قائم کرنے کے لئے جو شرائط چاہیں منظور کرالیں۔

### تشدد کی آگ پر تیل

بہر حال اس میں تو شک نہیں۔ کہ گاندھی جی نے سول نافرمانی کی تحریک اس وقت شروع کی۔ جبکہ خواہ وہ ہزار بار عدم تشدد کی تلقین کرتے۔ اس کا کچھ بھی اثر نہ ہوتا۔ اور لازماً ملک میں فتنہ و فساد برپا ہو جاتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور نہایت ہی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ گاندھی جی جس منہ سے عدم تشدد۔ عدم تشدد کہتے نہیں تھکتے تھے۔ اُسی منہ سے انہوں نے نمک سازی کی مہم کے لئے آشرم سے نکلتے ہی ایسی باتیں کہنا شروع کردیں۔ جنہوں نے تشدد کی آگ پر تیل کا کام کیا۔ اور نہایت وسیع پیمانہ پر گاندھی جی کے پیرؤوں نے ملک کے ہر حصہ میں تشدد شروع کر دیا۔ اور سکھوں کے اخبار "اکالی" کی یہ توقع کسی قدر تغیر کے ساتھ پوری ہو گئی۔ کہ

"ہم امید کرتے ہیں۔ گاندھی جی کوئی ایسا پروگرام ہی مرتب کرینگے۔ جس میں ان پر یا دیگر رہنماؤں پر جلد ہی گولی چل جائیگی"۔ (اکالی۔ ۲۹ فروری)

اس میں صرف اتنا تغیر ہوا۔ کہ گاندھی جی یا دیگر رہنماؤں پر تو گولی نہ چلی۔ لیکن ان کے پیرؤوں پر گولی چل گئی۔ جس کا باعث گاندھی جی کا پروگرام ہی ہوا۔

### اشتعال انگیز اور امن شکن رویہ

گاندھی جی نے سول نافرمانی کے لئے گھر سے نکلنے کے بعد جو رویہ اختیار کیا۔ اس کے متعلق چند واقعات پیش کرتے ہوئے اس بات کا فیصلہ ناظرین پر چھوڑا جاتا ہے۔ کہ یہ طریق عمل عوام کے لئے گورنمنٹ کے متعلق کس قدر اشتعال انگیز اور ملک کے لئے کتنا امن شکن تھا۔

احمد آباد کا ۱۳ مارچ کا ایک تار اخبارات میں شایع ہوا۔ جس میں گاندھی جی کے اس مضمون سے جو انہوں نے وائسرائے ہند کے جواب میں لکھا۔ یہ فقرہ درج تھا۔

"انگریزی قوم صرف طاقت کے آگے ہی جھکا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وائسرائے کے جواب سے مجھے کوئی حیرت نہیں ہوئی"۔ (اکالی۔ ۱۵ مارچ)

گاندھی جی نے اپنا "تاریخی سفر" پیدل شروع کیا۔ تاکہ جگہ جگہ ٹھہر کر عوام کو حکومت کے خلاف آمادہ کر سکیں۔ چنانچہ انہوں نے ہر جگہ اس کے لئے کوشش کی۔ اور ایسی تقریریں کیں۔ جن سے عوام کا گورنمنٹ کے خلاف بھڑک اُٹھنا لازمی تھا۔ ایک مقام بروجہ میں دیہاتیوں کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔

"گورنمنٹ کے مظالم اب برداشت نہیں کئے جا سکتے۔ اب وقت ہے۔ کہ آپ لوگ آنکھیں کھولیں"۔ (اکالی۔ ۱۷ مارچ)

ایک دوسری جگہ اسلالی میں کہا۔

"اگر گجرات سے تیس لاکھ مرد و عورتیں جیل میں چلے جائیں تو گورنمنٹ کو ان کے لئے جیل خانے مہیا کرنے مشکل ہو جائیں"۔ (اکالی ۱۸ مارچ)

ایک گاؤں میں جس کا نام "ناپا" تھا۔ گاندھی جی نے دیہاتیوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"ہر ستیہ گرہی کا دھرم ہے۔ کہ گورنمنٹ کے خلاف نفرت پھیلائے"۔ (اکالی ۱۲ مارچ)

ایک اور مقام کاریلی میں ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے گاندھی جی نے لوگوں کو حکم دیا "یا تو محصول نمک منسوخ کرا دو۔ یا اس جدوجہد میں جان دیدو"۔ (اکالی۔ ۲۳ مارچ)

ایک معمولی سے گاؤں "سودھ" میں جہاں بالکل جاہل اور دیہاتی لوگوں کا مجمع تھا۔ گاندھی جی نے یہ تلقین کی۔

"چونکہ گورنمنٹ آپ کے مفاد کا پاس نہیں رکھتی۔ اس لئے وہ آپ کی دشمن ہے۔ آپ کو گورنمنٹ کے سامنے جھکنا نہ چاہئے۔ آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ جب تک آپ تعاون نہ کریں۔ گورنمنٹ کچھ نہیں کر سکتی"۔ (اکالی۔ ۲۵ مارچ)

ان اقتباسات سے جو اسی قسم کی بہت سی تقریروں میں سے چند ایک لئے گئے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ گاندھی جی نے

گورنمنٹ کے خلاف نفرت اور عداوت۔ دشمنی اور بغض کے جذبات پیدا کرنے کی انتہائی کوشش کی۔ اس تباہ کن اور فتنہ انگیز طریق عمل کا خطرہ اس وقت اور بھی زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ جب یہ دیکھا جائے۔ کہ گاندھی جی ایسی تقریریں دیہاتوں کے جاہل اور اجڈ لوگوں کو مخاطب کرکے کرتے رہے۔

## بغاوت کرنا دھرم ہے

چونکہ گورنمنٹ گاندھی جی کی اس مہم کے متعلق ابتداءً خموشی اختیار کئے رہی۔ اور اس نے کسی قسم کا مقابلہ نہ کیا اس سے گاندھی جی اور بھی زیادہ تیز ہو گئے۔ چنانچہ ستعم راس میں انہوں نے تقریر کرتے ہوئے یہاں تک کہدیا۔

"اگر میں بغاوت کا مجرم ہوں۔ تو اس حکومت سے بغاوت کرنا دھرم ہے۔ اور یہ دھرم میں دوسرے لوگوں کو بھی سکھا رہا ہوں۔ جس حکومت میں ظلم کی کوئی حد نہ ہو۔ امیر و غریب دونوں پر نمک جیسی چیز کے لئے یکساں محصول لگایا جاتا ہو۔ دربان۔ پولیس اور فوج پر لاکھوں چھوڑ کروڑوں خرچ ہوتے ہوں جس حکومت میں اعلیٰ حاکم رعایا کی اوسط آمدنی سے پانچ ہزار گنا زیادہ تنخواہ لیتا ہو۔ افیم اور شراب وغیرہ مسکرات سے ۲۵ کروڑ آمدنی اخذ کی جاتی ہو۔ اور ساٹھ کروڑ کا کپڑا غیر ممالک سے آتا ہو۔ کروڑوں مرد و زن بیکار رہتے ہوں۔ ایسی حکومت کو تباہ کرنا دھرم ہے۔ اس سے بغاوت کرنا ایمان ہے۔ اور ہر وقت یہ دعا کرنا کہ اس راج نیتی کا ستیہ ناس ہو۔ ہر فرد واحد کا فرض مقدم ہے۔ باغی کو تو کالے پانی۔ جلا وطنی۔ اور پھانسی تک کی سزا ہو سکتی ہے۔ مجھ جیسے کو جو بغاوت کو اپنا ایمان جانتا ہے۔ کیا سزا ہونی چاہئے۔"

اس تقریر میں انہوں نے یہ بھی کہا۔

"یہ سلطنت وفاداری کے لایق نہیں۔ یہ حکومت مجھے بغاوت کے لایق معلوم ہوئی۔ اسی لئے اس بغاوت کو میں اپنا دھرم بنا بیٹھا ہوں۔ دوسروں کو بھی سمجھاتا ہوں۔ کہ ایسی حکومت سے بغاوت کرنا دھرم ہے۔ اور برخلاف اس کے وفادار رہنا پاپ ہے۔" (اکالی ۱۰ اپریل)

اسی طرح انہوں نے اپنی ایک اور تقریر میں ان لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے جو گاندھی جی کو ملنے آئے تھے۔ کہا۔

"جو روپیہ مجھے پیش کیا گیا ہے۔ اس میں سب چندہ دیہ اور گاؤں کے بزرگ مجھے لائے ہیں۔ کیا وہ ایسی حکومت سے ڈرتے ہیں۔ جو مجھے گرفتار نہیں کر سکتی۔ جو سخت تقریریں کرتا ہوں۔ اور قانون نمک کی خلاف ورزی کرنے جا رہا ہوں۔ کیا وہ یہ نہیں دیکھتے۔ کہ مسٹر سین گپتا کو کلکتہ سے رنگون لے جا کر صرف دس دن کی قید محض دی گئی۔ کیا ۱۸۵۷ء یا [illegible] کی نسبت حکومت کمزور ہے۔ یا میں فتور۔ اس وقت میرے ساتھ صرف ۸۰ رضاکار ہیں۔ اور حکومت مجھے گرفتار نہیں کر سکتی۔ جب ۸۰ ہزار رضاکار میرے ساتھ ہونگے۔ تو وہ مجھے کیسے گرفتار کرے گی۔" (انقلاب ۲۵ مارچ)

## گاندھی راج

ایسی تقریروں کا جو نتیجہ اس رقبہ میں رونما ہوا جہاں گاندھی جی بنفس نفیس موجود تھے۔ وہ اس ایک فقرہ سے ہی ظاہر ہے۔ جو گاندھی جی کے کوچ کے دوران میں بذریعہ تار ملک میں پھیلایا گیا۔ کہ

"آٹ سے لیکر ڈانڈی تک جتنے دیہات ہیں۔ ان میں گاندھی راج نظر آتا ہے۔" (اکالی ۱۳ اپریل)

اب غور کیجئے۔ ملک کی ایسی فضا میں جو گورنمنٹ کے خلاف فتنہ و فساد سے پُر ہے۔ جس میں طرح طرح سے تشدد کئے جا رہے ہیں۔ ایک ایسا شخص جسے عوام پر بہت کچھ اثر اور رسوخ حاصل ہے۔ جسے خوش قسمتی یا بدقسمتی سے ایسے پیرو میسر آ گئے ہیں۔ جو بغیر غور و فکر سے کام لئے اور بغیر سوچے سمجھے آنکھیں بند کر کے اس کے پیچھے چل رہے ہیں۔ اور جن کا بہت بڑا حصہ ایسا ہے۔ جو سوچنے سمجھنے کی قابلیت ہی نہیں رکھتا۔ اس کے اس قسم کی تقریریں کرنے۔ اس طرح گورنمنٹ کو لوگوں کا دشمن بتانے۔ اس کے خلاف بغاوت کرنے کو دھرم قرار دینے اور اسے تباہ کرنے کی تلقین کرنے کا کیا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ صرف یہ کہ جگہ بجگہ فساد اور فتنہ پھوٹ پڑے۔ حکومت اور عوام میں تصادم ہو۔ جنگ و جدال کا بازار گرم ہو۔ اور خونریزی تک نوبت پہونچے۔

## تشدد کا اعتراف

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور اس شدت کے ساتھ ہوا کہ خود گاندھی جی کو بھی اس کا اعتراف کرنا پڑا۔ کلکتہ اور کراچی کے خطرناک فسادات کے متعلق انہوں نے جو اعلان کیا۔ اس میں صاف طور پر لکھا۔

"جنگ سے پہلے میں نے اعلان کیا تھا۔ کہ لوگوں کی طرف سے تشدد کا اظہار نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن آج میں دیکھتا ہوں۔ کہ لوگوں کی طرف سے تشدد کا اظہار کیا جا رہا ہے۔" (اکالی ۲۰ اپریل)

اس سے بڑھکر اس بات کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ جسے عدم تشدد کہا جاتا تھا۔ اس کا لازمی نتیجہ تشدد رونما ہوا۔ اور خود عدم تشدد کے موجد کو اس بات کا اعتراف کرنا پڑا۔ لیکن افسوس ہے۔ باوجود اس کے اس نے نہ تو اپنے عقیدہ عدم تشدد کی ناکامی کا اعتراف کیا۔ اور نہ اپنی تحریک بند کی۔ اور آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ یہ تحریک متعدد مقامات کے لئے بے حد خونریز اور ہلاکت آفریں ثابت ہو چکی ہے۔ اور اس کی وجہ سے فتنہ و فساد کی آگ ہر طرف بھڑک رہی ہے۔

## گورنمنٹ کا تشدد

کہا جاتا ہے۔ کہ سول نافرمانی کی تحریک پر فسادات گورنمنٹ کے تشدد اور سختی کا نتیجہ ہیں۔ لیکن اگر دشمنی اور بغاوت کے جذبات سے علیحدہ ہو کر غور کیا جائے۔ تو کوئی معمولی عقل کا انسان بھی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ دنیا کی کوئی حکومت جس کے خلاف دشمنی اور نفرت۔ بغاوت اور تباہی پیدا کرنے کی اس طرح کوشش کی جائے۔ ایسی ہو سکتی ہے۔ جو آنکھیں بند کرکے خموش بیٹھی رہے۔ اور اپنے مخالفین کو کھلی اجازت دیدے۔ کہ وہ جس طرح چاہیں۔ اسے تباہ کریں۔ پس اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ سول نافرمانی کرنے والے اپنے عدم تشدد کے عہد پر پوری طرح قائم رہے۔ تو بھی اور تو اور ان کے قائد اعظم گاندھی جی نے جس قدر اشتعال انگیزی سے کام لیا۔ اور عوام کو جس طرح بغاوت اور سلطنت کی تباہی کے لئے تیار کرنا چاہا۔ وہی گورنمنٹ کو مزوری طاقت سے کام لینے میں حق بجانب قرار دیتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ عدم تشدد کے علمبرداروں نے اپنی زبانوں اور قلموں سے عوام میں اس قدر زہر بھر دیا۔ جس کا فسادات کی شکل میں پھوٹنا لازمی تھی۔ اور وہ پھوٹے۔ اس پر اگر گورنمنٹ نے طاقت سے کام لیا۔ تو گناہ کیا۔ اور خاصکر اس صورت میں جبکہ گاندھی جی فرما چکے ہیں۔ کہ یہی حالات جو انہوں نے موجودہ گورنمنٹ کے خلاف پیدا کر دیئے ہیں۔ اگر اس وقت پیدا کئے جائیں۔ جب ہندوستان میں ہندوستانیوں کی حکومت ہو۔ تو وہ بھی اسی طرح کریں۔ جس طرح آج گورنمنٹ کر رہی ہے۔

## سول نافرمانی کا بدیہی نتیجہ

علاوہ ازیں یہ بھی وہ اقرار کر چکے ہیں۔ کہ

"مقدمات چلنے اور سزائیں ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آخر کار سول نافرمانی کا بدیہی نتیجہ یہی ہو سکتا ہے۔" (اکالی ۱۰ اپریل)

پس سول نافرمانی کا جو بدیہی نتیجہ ہے۔ اسے عدم تشدد کی آڑ لیکر کھڑے ہونے والوں کا اپنے تشدد پر اتر آنے کی وجہ قرار دینا کسی صورت میں بھی درست نہیں ہو سکتا۔ اور ماننا پڑتا ہے۔ کہ اس وقت ملک میں جو فتنہ و فساد پھیلا ہوا ہے۔ اس کا موجب وہی طریق عمل ہے۔ جس کا نام گاندھی جی عدم تشدد رکھتے ہیں۔ لیکن دراصل وہ خطرناک تشدد ہے۔ اور وہ جگہ بجگہ اپنے تباہ کن نتائج پیدا کر رہا ہے۔

# ایک پادری صاحب کے اعتراضات کے جوابات

(گذشتہ سے پیوستہ)

پادری صاحب نے کوڑھیوں کی شفاء اور اندھوں کو آنکھیں دینے کا ذکر کرکے اسے حضرت مسیح کی خاص خصوصیت قرار دیا ہے اس کے ساتھ ہی حضرت مسیح کے دنیا و آخرت میں وجیہہ ہونے کا ذکر پیش کیا ہے۔ اس سب مجموعہ کا جواب حسب ذیل دیا جاتا ہے

## اکمہ و ابرص کو اچھا کرنا

۱۔ اکمہ لغت میں ایسے شخص کو بھی کہتے ہیں۔ جسے رتوندھی کی وجہ سے نظر نہ آئے۔ اور نہ دیکھے۔ اور ابرص کے معنے پھلبہری یعنی سفید داغ والا۔ ایسے مریضوں کو اگر حضرت مسیح نے اچھا کر دیا۔ تو اس میں ان کی کوئی ایسی نمایاں خصوصیت نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ آج کل ڈاکٹر اور حکیم بھی ایسے مریضوں کو اچھا کر دیتے ہیں۔ ہمارے حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح اول حکیم مولوی نورالدین صاحب طبیب شاہی نے ایسے سینکڑوں مریضوں کو اچھا کیا۔ اور ان کا گندھک بابچی۔ اور جنتری والا مشہور نسخہ برص والوں کے لئے اور جگر بُز اور دار فلفل کا نسخہ اکمہ لوگوں کے لئے علاوہ اور نسخوں کے بار بار کا مجرب اور مفید ثابت ہوا۔

۲۔ اکمہ کے معنے یہ بھی لکھے ہیں۔ کہ الذی زال عقلہ یعنی جس کی عقل زائل ہو جائے۔ سو انجیل سے ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح مرع روحانی یعنی آسیب زدہ مریضوں کے دیو اور بدروحیں نکالا کرتے تھے۔ اور ایسے مریض جو ارواح خبیثہ کے تصرف کے ماتحت عقل کے زائل ہونے سے اکمہ ہوں۔ ان کو اچھا کرنے میں بھی حضرت مسیح کی کوئی نمایاں خصوصیت نہیں۔ ایسے مریضوں کو آج بھی عامل اور حکیم لوگ اچھا کر دیا کرتے ہیں۔

۳۔ انجیل متی میں حوض کا قصہ مشہور پایا جاتا ہے۔ کہ اس پر اندھوں۔ کوڑھیوں اور دوسری قسم کے مریضوں کی ہر صبح بھیڑ رہتی تھی۔ اور اس میں غوطہ لگانے والے مریض فوراً اچھے ہو جاتے تھے۔ کیا اس تالاب کا معجزانہ فعل اور اثر مسیح کے عمل شفا سے مرتبۂ سبقت پر نہیں۔ بیشک سبقت پر ہے۔ تبھی تو حضرت مسیح کے چیلوں نے تالاب کے معجزہ کی زبردست قوت کو حضرت مسیح کے معمولی اعجاز سے زیادہ محسوس کرتے ہوئے تالاب کے واقعہ کو مدت سے انجیل جدیدہ کی طباعت میں ایسے طور سے مٹا ڈالا ہے۔ کہ اب نئی نسلوں کے لئے تالاب کا واقعہ ایک خواب وخیال کی طرح ہو چکا ہے۔ لیکن پُرانے نسخوں میں وہ واقعہ اب تک موجود ہے۔

۴۔ یہودی فرقوں سے ایک فرقہ صدوقی کہلاتا تھا جو قیامت کا منکر تھا۔ اور اس وجہ سے بعقیدۂ تناسخ ارواح کا قائل تھا۔ کہ اکمہ اور ابرص لوگ جو ماں کے پیٹ سے ہی ایسے پیدا ہوتے ہیں۔ یعنی اندھے اور کوڑھی یہ اعمال سابقہ کے نتیجہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح نے کہا۔ کہ ابرئ الاکمہ والابرص یعنی میں ایسے اندھوں اور کوڑھیوں کو اعمال سابقہ کے جرم کے غلط اعتقاد سے بری قرار دیتا ہوں۔

## حضرت مسیح کا وجیہہ ہونا

باقی رہا حضرت مسیح کا دنیا و آخرت میں وجیہہ ہونا سو اس وجاہت کا ذکر یہودیوں کے ناپاک الزامات اور بہتانات کے مقابل بطور ذب اور دفعیہ کے پیش کیا گیا ہے۔ ورنہ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت داؤدؑ۔ حضرت سلیمانؑ اور حضرت یوسفؑ وغیرہ انبیاء کیا دنیا اور آخرت میں وجیہہ نہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ و احمد مجتبےٰؐ تو سب انبیاء سے بڑھکر دنیا اور آخرت میں باوجاہت ہیں۔ ہاں دوسرے انبیاء پر حضرت مسیح کی طرح چونکہ ناجائز ولادت اور صلیب کی لعنتی موت کی صورت میں ناپاک الزامات نہیں لگائے گئے۔ اس واسطے پاک کے لئے ناپاکی کے ملزم اور مطعون کی طرح ذب اور تردید کی ضرورت پیش نہ آئی۔

## کیا حضرت مسیح موعودؑ نے تفرقہ ڈالا

۸۔ پادری سلطان محمد صاحب کا یہ کہنا کہ "مسلمان اور عیسائی بھائی بھائی ہیں۔ مرزا صاحب ہم میں تفرقہ ڈالتے ہیں"۔ اسی طرح کا ہے۔ جیسے کوئی یہودی ایک عیسائی کو مخاطب کرکے یوں کہدے۔ کہ ہم اور یہ مسیحی لوگ تو دراصل بھائی بھائی تھے۔ ہم میں مسیح نے آکر تفرقہ ڈالدیا۔ اور خود حضرت مسیح نے اپنی آمد کے متعلق تفرقہ کی بشارت سنا دی ہے۔ کہ آپ کے آنے پر ہر ایک گھر سے بعض کو بعض سے الگ کر دیا جائیگا۔ سو اگر یہ تفرقہ حضرت مسیح کے لئے باعث اعتراض نہیں۔ تو حضرت مرزا صاحب کے مسیح موعود ہو کر آنے پر یہ اعتراض کیوں۔

۲۔ ہر ایک نبی چونکہ تمیص اور امتیاز بین الکافر والمؤمنین کی غرض سے مبعوث ہوتا ہے۔ اس لئے ایمان لانے والے نہ ماننے والوں سے بہر حال الگ ہونگے۔ اور تفرقہ کی صورت لامحالہ ظہور میں آئے گی۔ پس یہ تو صداقت ہے۔ اور صداقت پر اعتراض کیوں

۳۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے احادیث میں فرمایا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں میری اُمت مثل یہود اور نصاریٰ کے ہو جائیگی۔ سو امت محمدیہ کے اندر مسیح محمدی کے ظہور پر وہ مماثلت رونما ہوگئی۔ کہ مسیح موعودؑ کے انکار سے امت کے لوگ مثیل یہود ہوگئے۔ اور نصاریٰ کے مسیح کی انتظار کرنے سے نصاریٰ کے ہم عقیدہ ہونے سے مثیل نصاریٰ بن گئے۔ لیکن سب کے سب نہیں۔ بلکہ سعید الفطرت حواریوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی طرح مسیح موعودؑ کو شناخت کرنے سے اس مذموم مماثلت سے محفوظ ہوگئے۔ اور آہستہ آہستہ باقی سعید بھی سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔ اور نہ صرف غیر احمدی مسلمان ہی بلکہ عیسائیوں سے بھی سعید الفطرت لوگ احمدی جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ سو عیسائی صاحبان غیر احمدی مسلمانوں کے ساتھ باوجود بہت سے امور میں مماثلت پائے جانے کے پھر بھی بھائی بھائی ہونے کے مقصد کو حاصل نہیں کر سکے۔ اور وہ اتحاد اور یگانگت جو اخوت حقیقی کے ذریعہ سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اور وہ یکجہتی اور اتفاق جو واقعی بھائیوں کے برادرانہ تعلقات سے ظاہر ہو سکتا ہے۔ وہ عیسائیوں اور غیر احمدی مسلمانوں کو تو حاصل نہیں ہو سکتا۔ ہاں مسیح محمدی کا یہ زبردست معجزہ ہے۔ کہ آپکی برکت سے عیسائیوں اور غیر احمدی مسلمانوں سے احمدی ہونیوالے واقعی بھائی بھائی بن گئے۔ اور ان میں ایسی یکجہتی اور اتحاد کی روح پیدا کر دیگئی۔ کہ اب کوئی پہچان نہیں سکتا۔ کہ احمدیوں میں عیسائیوں سے آکر داخل ہونیوالا کون ہے اور غیر احمدی مسلمانوں سے آکر شامل ہونیوالا کون۔ پس پادری صاحب یہ ہے اخوت جو سیدنا حضرت مسیح محمدی نے آکر پیدا کی۔ اب آپ ہی اس اتحاد اور اخوت پر نظر رکھتے ہوئے للہ شہادت دیں۔ کہ سیدنا حضرت مرزا صاحب نے آکر مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان تفرقہ ڈالا یا حقیقی اخوت کے معنوں میں انہیں بھائی بھائی بنا دیا۔

## کیا حضرت خلیفہ اول حضرت مسیح موعودؑ کی خلاف چلے

اعتراض نمبر ۹۔ بعض امور میں خلیفہ نورالدین مرحوم مرزا صاحب کے برخلاف چلے ہیں۔

جواب۔ یہ نہیں بتایا۔ کہ کن کن امور میں برخلاف چلے۔ یہ بتا دیا ہوتا۔ تو جواب بھی عرض کیا جاتا۔ لیکن اس مجمل فقرہ کے جواب میں تو پادری صاحب کے غلط دعوے کی تغلیط کے لئے سردست نفی کا اظہار ہی جواب کے لئے کافی ہوگا۔

## حضرت مسیح کا خلیفہ ان کے خلاف چلا

پادری صاحب نے تو ہمیں نہیں بتایا۔ کہ حضرت خلیفہ اولؓ

سیدنا حضرت مرزا صاحب کے برخلاف کن امور میں چلے ہیں۔ لیکن ہم پادری صاحب کو بتاتے ہیں۔ کہ مسیح اسرائیلی کے برخلاف پطرس جو حضرت مسیح کا خلیفہ اکبر اور کلیسیا کی روح وروال بلکہ کلیسیا کی عمارت کے لئے سنگ بنیاد سمجھا جاتا تھا۔ کیسے چلتا رہا۔

پادری صاحب کو اناجیل کے مطالعہ سے بخوبی معلوم ہوگا۔ کہ حضرت مسیح نے پطرس کو شیطان کہہ کے پکارا کیا شیطان کا خطاب پطرس نے حضرت مسیح کے موافق چلنے کی وجہ سے پایا۔ یا برخلاف چلنے سے۔ نیز پطرس نے مرغ کی بانگ سے پہلے جب مسیح کا تین دفعہ انکار کیا۔ کہ میں اسے نہیں جانتا۔ بلکہ اس پر لعنت بھیجکر ان کے دشمنوں کی تسلی کرنی چاہی۔ تو کیا پطرس اپنی اس کارروائی سے حضرت مسیح کے منشاء کے موافق چلا یا برخلاف۔

## حضرت مسیح کے حواری ان کے خلاف چلے

اسی طرح یہودا اسکریوطی جسے بہشت کی کنجیاں سپرد ہوئی تھیں۔ اور بارہویں تخت کا مالک قرار دیا گیا تھا۔ اس نے حضرت مسیح کو تیس روپے کے عوض میں پکڑوا کر دشمنوں کے حوالے کر دیا۔ کیا یہودا اپنے اس فعل میں حضرت مسیح کے موافق چلا یا برخلاف۔ اور صلیب کے حادثہ کے موقع پر سب حواریوں کا تتر بتر ہو کر حضرت مسیح کو چھوڑ جانا کیا یہ وفاداری کا عجیب نمونہ ان کے منشاء کے موافق چلنے کا نتیجہ تھا یا برخلاف۔

پھر جب ایک موقع پر حضرت مسیح کے حواری ایک مریض سے بدروح نہ نکال سکے۔ اور اسے انہوں نے فوراً نکال دیا۔ تب حواریوں نے کہا کہ ہم اسے کیوں نہیں نکال سکے۔ تب حضرت مسیح نے جواب میں فرمایا۔ اپنی بے ایمانی کی وجہ سے۔ کیا پادری صاحب بتا سکتے ہیں۔ کہ یہ بے ایمانی حواریوں میں کیوں پیدا ہوئی۔ کیا اس لئے کہ وہ حضرت مسیح کے موافق چلے۔ یا اس لئے کہ مسیح کے برخلاف چلے۔ امید ہے۔ پادری صاحب کے لئے حضرت مسیح کے موافق یا برخلاف چلنے کے لحاظ سے حواریوں کے اسی قدر نمونے کفایت کرینگے۔ (غلام رسول راجیکی)

## دلکشا ہیر آئل

دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان کا تیار کردہ دلکشا ہیر آئل ہم نے استعمال کرکے دیکھا۔ بہت عمدہ خوشبو ہے۔ منیجر صاحب کمپنی کا بیان ہے کہ یہ تیل بادام روغن۔ زیتون۔ نابل اور تلی کے تیل میں بہت سی قیمتی دواؤں کے ساتھ تیار کیا گیا ہے۔ جو بالوں کو مضبوط۔ لمبا۔ سیاہ اور ملائم کرتا ہے۔ دماغ اور بصارت کو قوت دیتا ہے۔ سیکری کا بھی علاج ہے۔ قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

# آریوں کو مہاشوں کا الٹی میٹم

اضلاع گورداسپور۔ سیالکوٹ میں خصوصاً اور شیخوپورہ لائل پور۔ منٹگمری میں عموماً ہماری جاتی بود و باش رکھتی ہے جس کو پہلے چمیار اور اب کچھ سالوں سے آریہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ہماری برادری کی تعداد تقریباً پچاس ہزار کے قریب ہوگی۔ ہم کو آریہ سماج کی دیکھتا بنے ہوئے عرصہ پندرہ سولہ سال گذر چکا ہے۔ ہماری جاتی کا پیشہ زیادہ تر کاشتکاری اور خاصکر چمڑے کا کام کرنا ہے۔ ہمارے رسم ورواج۔ عادات واطوار مدتوں سے کٹر ہندوانہ رہے ہیں۔ آریہ سماجی پنڈتوں نے ہم میں پرچار شروع کیا۔ کہ اگر تم شدھ ہو جاؤ تو اس کے عوض ہم تمہیں ہندوؤں سے مجلسی حقوق چھوت چھات کا ناش کنوؤں پر ہندوں کے ساتھ برابر چڑھ کر پانی کھینچنا دینگے۔ آریہ سماجی ہو چکنے کے بعد تم سے کوئی بھی ہندو چھوت چھات نہ کریگا۔ خیر ہم نے ایسا ہی کیا۔ شدھی کے دوران میں ہمیں بہت سخت مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ (۱) ہماری برادری کی آپس میں پھوٹ پڑنے کے سبب۔ کیونکہ کئی آریہ سماجی بننا نہیں چاہتے تھے۔ انہوں نے دوسروں کا سوشل بائیکاٹ کیا۔ ڈنڈ لگائے۔ رشتہ داریاں ٹوٹیں۔ غرضیکہ آپس میں خوب جوت بیزار ہوتی رہی۔ (۲) جن ہندوؤں اور مسلمانوں کے گاؤں میں ہم رہائش رکھتے تھے۔ اُن ہر دو فریقوں کی طرف سے ہماری بہت بے عزتی کی گئی۔ ہمیں باہر گھاس لانے اور ٹٹی سے بھی روکا گیا۔ کیونکہ ہندو لوگ ہمیں کہتے تھے۔ کہ اب تم شدھ ہو کر ہمارے برابر جگہ پویت ڈالنا چاہتے ہو۔ (۳) مسلمان زمینداروں کی مخالفت اس بنا پر تھی کہ تم شدھ ہونے کی بجائے اسلام قبول کیوں نہیں کرتے۔ حاصل مطلب یہ کہ ہم نے ان سب مصائب کا مقابلہ لگاتار بارہ تیرہ سال کرتے ہوئے اپنے آپ کو آریہ سماجی کہلایا۔ شب وروز یہ خواہش ہم میں طاقت پکڑتی گئی۔ کہ اب دکھوں کے بعد سکھ ملیگا نصب العین کے لئے مصائب برداشت کئے ہیں۔ اب وہ بہار جلدی دیکھینگے۔ مگر بجل اُلٹا نکلا۔ آریہ سماجیوں کے ڈھول کا پول اب آکر کھل گیا۔ کہ ان کے ہاتھ پلے کچھ نہیں یہ تو کسی اور ہی مطلب کے لئے ہمارا شکار کر رہے تھے۔ اور ہمیں اپنے شدھی روپی آریہ جال میں پھنسا رہے تھے۔ اب ہم نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ ہماری ان ہر دو مصائب کا علاج سوائے اسلام کے دنیا کا کوئی بھی مذہب نہیں کر سکتا۔ کیونکہ دنیا میں واحد اسلام ہی ایک ایسا دھرم ہے۔ جس کی عمارت مساوات پر کھڑی ہے۔ کلمہ توحید لب پر آنے کی ہی دیر ہے۔ کہ جھٹ اس کو اسلامی مساوات مل گئی۔ گویا کلمہ مبارک ہمارے لئے لوہے پر پارس کا کام دیگا۔ جن کنوؤں کے لئے آج ہم آریہ سماجی (ہندو) ہوتے ہوئے ترس رہے ہیں۔ اسلام کے نور سے منور ہوتے ہی یہ سب دروازے ہمارے لئے کھل جائیں گے۔ اور ان ہندوؤں کو جرأت ہی نہ پڑے گی۔ کہ وہ ہمارے مقابلہ میں آئیں۔ اب ہم نے یہ حل سوچکر اپنے چاروں اضلاع کی برادری کے نمائندوں کی ایک عظیم الشان میٹنگ موضع کنجروڑ دتاں ضلع گورداسپور میں اسی لئے رکھی ہے۔ کہ وہاں بہت بھائی اکٹھے ہو کر اس بات پر غور کرکے برادری کو اسلام میں شامل ہونے کے لئے اعلان کر دیا جائے۔ کیونکہ ہمارے کچھ بھولے بھالے بھائی ابھی کچھ آریہ پنڈتوں کی طرف سے کچھ آشا رکھتے ہیں۔ ان کی اس بے معنی خواہش کے بھرم کو دور کرنے کے لئے ۱۵ ہاڑھ کو میٹنگ قرار پائی ہے۔ کہ جلد از جلد اس جہالت بھری اندرجال ہندو (آریہ) دھرم سے نجات حاصل کی جائے۔ اس لئے اب ہم اپنا آخری الٹی میٹم عام ہندوؤں اور خصوصاً آریہ سماجیوں کو دیتے ہیں۔ کہ اگر آپ ہمارے وہ مطالبات جن کو ہر ایک ہندو ماتر بلکہ ہر ایک بشر اچھی طرح جانتا ہے منظور کر سکتے ہیں۔ اور ہماری مشکلات دُور کر سکتے ہیں۔ تو ہم اپنا یہ عملی پروگرام کچھ دنوں کے لئے اور بھی ملتوی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ہم نہیں چاہتے تھے۔ کہ اپنے آبا و اجداد کا پرچین دھرم ترک کریں۔ مگر ناچار رہ رہ کر یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ہمیشہ پیاسا چمڑا کتاں نو کھائے۔ کیونکہ بڑے بڑے نازک موقعوں پر بھی اس ہندو دھرم کو اپنایا۔ اور اپنا ساتھی بنائے رکھا۔ مگر اب روشنی کے زمانہ میں جبکہ ہر ایک بچہ بوڑھا اپنی آزادی کے لئے لڑ رہا ہے۔ ہم کیوں آنکھیں بند کر کے کتوں کے گھاٹ پانی پئیں۔ اس لئے اگر برائے نام جو اچھوت ادھار منڈل۔ دلت ادھار منڈل چند ایک کھلاڑی ہندوؤں نے قائم کرکے بھولی بھالی ہندو پبلک کا روپیہ اچھوتوں کی آڑ میں لوٹنے کا سامان بنا رکھا ہے۔ ان کو علی الاعلان اس موقع سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ اگر آپ کو واقعی اچھوتوں کے ساتھ کچھ ہمدردی ہے۔ تو میدان عمل میں نکلو۔ اور ہمارا کوئی اپائے کرو۔ (منگت رام پردہان۔ رام لال۔ شنکر داس منتری آریہ راجپوت کمیٹی علاقہ نانوال کنجروڑ)

**الفضل** مندرجہ بالا مضمون ہم بھیجنے والے اصحاب کی خواہش پر شائع کرتے ہیں۔ لیکن اس بارہ میں یہ کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اس قسم کے اعلانات سے یہ تو ممکن ہو کہ آریہ چند دن کیلئے نسبتاً اچھا سلوک کرنے لگیں۔ لیکن یہ ممکن نہیں کہ آپ کے جیسا انسان قرار دیکر انسانیت کا سلوک کریں۔ یہ بات اسلام میں آ

# وصیتیں

**نمبر ۳۲۴۵** - میں نظیر بیگم زوجہ مولوی عبدالرحمٰن بوتالوی قوم بھٹے عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ اپریل ۱۹۳۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد موجودہ ایک صد روپیہ مہر ہے- اور زیورات میں سے ایک کنٹھا قیمتی ایک سو روپیہ ہے- اور کانٹے طلائی قیمتی چالیس روپے اور بٹن طلائی قیمتی پچیس روپے ہیں- اور ایک عدد انگوٹھی طلائی قیمتی چھ روپے رسا نشان نقری قیمتی بارہ روپے- گویا کل زیور جو میرے پاس اس وقت موجود ہے- اس کی قیمت -/-/۱۸۳ روپے ہوتی ہے- اور ایک سو روپیہ مہر ہے- گویا کل موجودہ جائداد کی قیمت -/-/۲۸۳ روپے ہے- میں اپنی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں- اور یہ بھی لکھ دیتی ہوں- کہ اگر میری وفات کے بعد اس جائداد کے علاوہ کوئی اور مزید جائداد ثابت ہو- تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی- العبد:- نظیر بیگم بقلم خود- گواہ شد:- عبدالرحمٰن انور بوتالوی خاوند موصیہ- گواہ شد:- غلام حسن لائبریرین قادیان

**نمبر ۳۲۲۰** - میں بشریٰ بیگم زوجہ محمد حسن خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ مارچ ۱۹۳۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں- میری جائداد اس وقت مبلغ -/-/۲۷۰۰ روپے کے قریب ہے- جو کہ میرے مہر وغیرہ اور دیگر مختلف قسم کی رقوم پر مشتمل ہے- لیکن یہ روپیہ اس وقت میرے پاس نقدی کی صورت میں موجود نہیں- بلکہ میرے خاوند کے ذمے بطور قرضہ کے ہے- میں اس رقم کا ۱/۱۰ حصہ جو کہ مبلغ ۸/ ۲۶۲ روپے ہوتا ہے- بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں- یہ رقم میں مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار کی اقساط کے ذریعے ادا کروں گی- اگر میں یہ رقم زندگی میں نہ ادا کر سکوں- تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اختیار ہوگا- کہ وہ میری متروکہ جائداد سے وصول کرے- اگر اس جائداد کے علاوہ کوئی اور جائداد میری وفات کے وقت ثابت ہو- تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصے کی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی- العبد: بشریٰ بیگم بقلم خود- گواہ شد- محمد حسن خان بقلم خود- گواہ شد- خاکسار جمیل آدم-

**نمبر ۳۲۳۴** - میں فضل دین ولد نبی بخش قوم جٹ پیشہ مزدوری عمر قریباً بتیس سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۱۴ء ساکن بھینی بانگر ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ اپریل ۱۹۳۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں- اس وقت میری ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا- میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو- اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی- العبد فضل دین بقلم خود- گواہ شد- اللہ دتا چپڑاسی دفتر محاسب قادیان بقلم خود- گواہ شد- چوہدری سکندر علی بقلم خود-

**نمبر ۳۲۱۶** - میں سردار بیگم زوجہ شیخ یوسف علی قوم شیخ عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن وڈالہ بانگر ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸ مارچ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں- اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے-

مہر -/۵۰۰ روپے- زیور -/۲۰۰ روپے- اس کے ۱/۱۰ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں- اور یہ بھی لکھ دیتی ہوں- کہ اگر میری وفات کے بعد اس جائداد کے علاوہ کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی- العبد: سردار بیگم بقلم خود- گواہ شد- مولوی قمر الدین بقلم خود ۳۰-۳-۱۰- گواہ شد- شیخ یوسف علی پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی-

**نمبر ۳۱۳۷** - میں محمد ابراہیم ولد عبدالغفار قوم ڈار کشمیری پیشہ ملازمت عمر قریباً ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن موضع دولت نگر ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸ نومبر ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں- میری اس وقت کوئی جائداد نہیں- اس وقت میری ماہوار آمدنی مبلغ -/۱۹ روپے ماہوار ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا- میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہو- اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی- العبد محمد ابراہیم بقلم خود حالوارد قادیان- گواہ شد- فضل الٰہی بقلم خود ساکن لاریوالی حالوارد قادیان- گواہ شد- محمود احمد احمدی موضع ملکیانہ حال وارد قادیان

**نمبر ۳۲۲۳** - میں محمد شفیع ولد میاں نبی بخش صاحب مرحوم قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن موضع ڈنڈپور کھرولیاں ضلع سیالکوٹ حال صدر بازار ناگپور C. P. بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ مارچ ۱۹۳۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں- میرے والد صاحب مرحوم کا متروکہ ایک مکان خام ہے- جس میں ابھی میری دو ہمشیرگان اور محترمہ والدہ صاحبہ بھی حق وراثت رکھتی ہیں- میری ماہوار آمدنی یعنی تنخواہ ۷۵ روپیہ ہے- اس کے علاوہ ۱۵ روپیہ ماہوار الاؤنس ہے- جو ہنوز مجھے ملنا شروع نہیں ہوا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا- اور میری وفات کے بعد میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو- اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی- العبد- محمد شفیع احمدی بقلم خود- گواہ شد- عبدالرحیم احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ ناگپور ۳۰-۳-۲۷ گواہ شد- محمد صادق احمدی ٹیلیفون کلرک بی این ریلوے ناگپور ۳۰-۳-۲۷

**نمبر ۳۲۳۵** - میں غلام نبی ولد پیر محمد مغل چغتہ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال ۹ ماہ بیعت نومبر ۱۹۱۹ء ساکن ہریہ والہ ضلع گجرات کا ہوں- جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۳۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں- دفتر بمقام قادیان) میری اسوقت جائداد ایک مکان خام واقع ہریہ والہ قیمتی اندازاً ۴۰ روپیہ اور ۱۰ مرلہ زمین سفید واقع دین آباد متصل ریلوے سٹیشن گجرات قیمتی ساٹھ روپیہ اور خانگی سامان قیمتی ساڑھے دس روپیہ جس کی کل قیمت -/۱۰۵ روپیہ ۸ آنے- اور ماہوار آمد ۳۰ روپیہ ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا- اور بوقت وفات جو جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی- اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کر دوں- تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جاویگا- فقط العبد غلام نبی بقلم خود- گواہ شد - سعد الدین انگلش ماسٹر ہائی سکول حالوارد قادیان- گواہ شد- غلام مصطفٰے اسسٹنٹ سرجن شیخوپورہ حالوارد قادیان- گواہ شد- غلام نبی اوورسیئر گورنمنٹ مڈل

**نمبر ۳۲۰۸** - میں علم دین ولد غلام حیدر قوم راجپوت پیشہ دوکانداری عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت بوقت لیکچر لاہور ۱۹۰۴ء ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ جنوری ۱۹۳۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد منقولہ صرف نقد ہے- اور غیر منقولہ جائداد ایک سکونتی مکان ہے- جو موضع گنج متصل مغلپورہ ڈاکخانہ باغبانپورہ ضلع لاہور میں واقع ہے- اور آجکل وہ کرایہ پر دیا ہوا ہے ان دونوں جائدادوں کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں- اور اقرار کرتا ہوں- کہ اگر میرا مکان میری زندگی میں بک گیا- تو خود ہی اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کر دوں گا- اور اگر میرے بعد وہ مکان بکا- تو صدر انجمن احمدیہ کو حق ہوگا- کہ میرے ورثاء سے اس وقت کی قیمت کا ۱/۱۰ حصہ لے- آجکل میرا روزگار سبزی کی دوکان پر ہے- جو آمد ماہوار ہوگی- میں اس کا ۱/۱۰ حصہ خود ادا کرتا رہوں گا- یہ چند حروف بطور سند لکھ دیئے ہیں- العبد علم دین بقلم خود

گواہ شد۔ غلام احمد مجاہد۔ مولوی فاضل بدوملوی حال قادیان ۱۵/۱/۲۔ گواہ شد۔ تاج الدین لائلپوری بقلم خود۔ مدرس مدرسہ احمدیہ ۱۵/۱/۲۔

**نمبر ۳۲۱۲** میں آمنہ بیگم زوجہ عبداللہ خان ڈسکہ بنت چوہدری فتح محمد صاحب سیال۔ ایم۔ اے قوم سیال عمر تقریباً اٹھارہ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ جنوری ۱۹۳۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد مہر دو ہزار روپیہ ہے جس سے مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ بصورت زیور اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ علاوہ اس کے بھی مبلغ چار روپیہ کا زیور ہے گویا کل جائداد اسوقت -/۲۵۰۰ روپیہ کی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی لکھ دیتی ہوں کہ اگر میری وفات پر اس جائداد کے علاوہ کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر وصیت کی مد میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی کاتب الحروف عبداللہ خان خاوند موصیہ نالعیل بقلم خود آمنہ بیگم۔ گواہ شد۔ عبداللہ خان پنچایت افسر ظفر گڑھ





# موجودہ شورش کے خلاف احمدی جماعتوں کے جلسے

## جماعت احمدیہ کانپور

جماعت احمدیہ کانپور نے ۶ جون کو ایک اجلاس میں متفقہ طور پر پاس کیا۔ کہ ہندوستان بھر میں کانگریس کی سرگرمیاں خطرناک ہیں۔ جن سے نہ صرف امن عامہ خطرہ میں ہے بلکہ باامن کاروبار چلانا بھی ناممکن ہوگیا ہے۔ اور باوجودیکہ جماعت احمدیہ ایک محب وطن اور آزادی وطن کی تہ دل سے خواہشمند جماعت ہے۔ لیکن اس کے حصول کے لئے کانگریس نے جو ذرائع اختیار کر رکھے ہیں۔ ان کی پُرزور مذمت کرتی ہے۔ یہ سرگرمیاں ملک کی حقیقی ترقی کے لئے مضر ہیں۔ جماعت احمدیہ کانپور اپنے امام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی ہدایات کے ماتحت اس شورش کو فرو کرنے کے لئے حکام سے تعاون کے لئے پوری طرح مستعدی کا اظہار کرتی ہے۔ اور گورنمنٹ کو قیام امن کے لئے اپنے وفادارانہ جذبات کا یقین دلاتی ہے۔

(۲) طے پایا۔ کہ اس ریزولیوشن کی نقول وائسرائے ہند۔ گورنر یو۔ پی کلکٹر کانپور۔ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کانپور کو ارسال کی جائیں۔

## احمدیہ ایسوسی ایشن کٹک

۹ جون ۱۹۳۰ء کے جلسہ میں بہ اتفاق آرا دپاس کیا گیا۔ کہ احمدیان کٹک جن کا مرکز قادیان ہے۔ سول نافرمانی کی تحریک کی پُرزور مذمت کرتے ہیں۔ آزادی وطن کی خواہش میں ہم کسی سے پیچھے نہیں۔ لیکن ناجائز ذرائع سے اسے حاصل کرنا سخت ناپسند کرتے ہیں۔

(۲) ہم اپنی ناچیز خدمات گورنمنٹ برطانیہ کے پیش کرتے ہیں اور بطور والنٹیر موجودہ شورش کے مقابلہ کے لئے جہاں بھی ضرورت ہو۔ کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔

## انجمن احمدیہ مسوری

جماعت احمدیہ مسوری جس کا تعلق قادیان سے ہے کا ایک خاص اجلاس ۳ جون ۱۹۳۰ء کو منعقد ہوا۔ جس میں موجودہ سیاسی صورت حالات پر غور و خوض کے بعد حسب ذیل ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس ہوئے

(۱) ہم کانگریس کی تحریک سول نافرمانی کی پُرزور مذمت کرتے ہیں۔ کیونکہ اس سے ملک کا باقاعدہ نظام درہم برہم ہو جائیگا۔ اور اگر اسے جلد نہ روکا گیا۔ تو یقیناً بدامنی اور فسادانگیزی پر منتج ہوگی۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ ملک سیاسی اور اقتصادی طور پر تباہ ہو جائیگا۔

(۲) ہندوستان کی بہبودی کے لئے ہم احترام قانون کے قیام کے لئے حکام سرکاری سے تہ دل سے تعاون کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ تاکہ ملک ان خطرناک نتائج سے محفوظ رہ سکے۔ جن کا کانگریس کی تجویز کردہ راہ پر چلنے سے پیدا ہونا ایک لازمی امر ہے۔ ہم نہ صرف خود اس تحریک کے شدید مخالف ہیں بلکہ اپنے امام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کے ماتحت ہر ممکن ذریعہ سے اس کے مقابلہ کے لئے تیار ہیں۔

(۳) اگرچہ ملک کے سچے فرزند ہونے کی وجہ سے ہم مادر وطن کے لئے سیاسی ارتقاء اور اقتصادی بہتری کے تہ دل سے متمنی ہیں۔ لیکن اس کے لئے آئینی جدوجہد کو پسند کرتے ہیں اور کانگریس کی تحریک کی مذمت کرتے ہیں۔ جو ترقیات ملکی کے لئے سخت مضر ہے۔

## جماعت احمدیہ میرٹھ

جماعت احمدیہ میرٹھ نے اپنے ایک اجلاس منعقدہ ۳ جون ۱۹۳۰ء میں حسب ذیل ریزولیوشنز بہ اتفاق آراء منظور کئے۔

(۱) ممبران جماعت احمدیہ موجودہ تحریک کو جو خلاف قانون چلائی جارہی ہے۔ دلی نفرت و حقارت سے دیکھتے ہیں۔

(۲) اگرچہ ہم آزادی وطن کے زبردست حامی ہیں۔ تاہم ایسے قانون شکن ذرائع کو جن سے بدامنی پھیلنے کا احتمال ہو۔ قطعاً ناپسند کرتے ہیں۔ کیونکہ ان سے اخلاق کے تنزل کے علاوہ ملکی مفاد کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔

(۳) ہم ان شورش پسندوں کا ہر صورت میں مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور حسب ہدایات حضرت خلیفۃ المسیح حکام سے پورا پورا تعاون کرینگے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ اسے محض ایک رسمی کارروائی تصور نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ حکام عندالضرورت ہم سے عملاً فائدہ اٹھائیں گے۔

(۴) یہ کہ اس کارروائی کی نقول وائسرائے ہند۔ گورنر پنجاب کلکٹر میرٹھ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس میرٹھ کو ارسال کی جائیں۔

## جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان

احمدیان ڈیرہ غازیخان کا ایک جلسہ ۱۱ جون ۱۹۳۰ء منعقد ہوا۔ اور حسب ذیل ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس ہوئے۔

(۱) ہم احمدیان ڈیرہ غازیخان کانگریس کی قانون شکنی اور غیر آئینی جد وجہد کو نفرت وحقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اگرچہ اپنے ملک کو آزاد دیکھنے کی خواہش ہمارے دل میں کسی سے کم نہیں لیکن اس کے حصول کے لئے کانگریس نے جو قانون شکن ذرائع اختیار کر رکھے ہیں۔ اور جن سے بدامنی پیدا ہوئی ہے۔ انہیں ہرگز پسند نہیں کرتے۔ اس لئے ہم اپنی پوری طاقت سے اس برائی کو روکنے کے لئے تیار ہیں۔ اور اپنے پیشوا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے فرمان کے ماتحت گورنمنٹ کو دلی تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔

(۲) اس ریزولیوشن کی نقول وائسرائے ہند۔ گورنر پنجاب۔ ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس ڈیرہ غازیخان اور حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور ارسال کی جائیں؛

## انجمن احمدیہ شاہجہان پور

ایک جلسے میں بالاتفاق حسب ذیل قراردادیں پاس کی گئیں

(۱) یہ جلسہ کانگریس کی قانون شکنی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ کیونکہ یہ طریق مخرب اخلاق ہونے کے علاوہ ملکی مفاد کے بھی منافی ہے۔

(۲) اپنے قلوب میں آزادئ وطن کے زبردست جذبات رکھنے کے باوجود ہم حکومت برطانیہ کو اپنی وفاداری کا یقین دلاتے ہیں۔ اور اپنے امام حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کی تعمیل میں اس قانون شکنی اور بدامنی کو روکنے کے لئے حکام سے پوری طرح تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ پیشکش محض رسمی بات نہ تصور کی جائے۔ بلکہ حکام موقعہ کے مطابق ہم سے کام لیں۔

(۳) یہ جلسہ قرار دیتا ہے۔ کہ ہندوستان کے لئے آزادی حاصل کرنے کا بہترین طریق یہی ہے کہ گول میز کانفرنس لندن میں شمولیت اختیار کی جائے۔ جیسا کہ ہندوستان کے بہی خواہ موجودہ وائسرائے ہند نے اعلان کیا ہے۔

(۴) ان قراردادوں کی نقول وائسرائے ہند، گورنر یو۔پی۔ کلکٹر مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس شاہجہان پور کو ارسال کی جائیں

## انجمن احمدیہ گاہیہ ماسن گھوٹ (سندھ)

(۱) یہ انجمن قرار دیتی ہے۔ کہ کانگریس کی تحریک سول نافرمانی مسلمانوں کے لئے نہایت تباہ کن ہے۔ اور یہ انجمن اپنے واجب الاطاعت امام کے حسب الارشاد حکومت کو اپنے دلی تعاون کا یقین دلاتی ہے۔ اور جب ضرورت ہو۔ قیام امن کے لئے پوری پوری کوشش کرنے کے لئے تیار ہے۔

(۲) یہ انجمن وائسرائے ہند کا مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کا وعدہ کرنے کی وجہ سے شکریہ ادا کرتی ہے۔

اس ریزولیوشن کی نقول ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند۔ کلکٹر رڈکانہ۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس رڈکانہ کمشنر سندھ (کراچی) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور ایڈیٹر الفضل کو ارسال کی گئیں۔

## احمدیان سرحد کا اعلان

ہم احمدیان ترنگ زائے تحصیل چارسدہ ضلع پشاور احمدیہ جماعت پشاور کے اس جلسے کے ساتھ جو مورخہ ۸ جون ۱۹۳۰ء کو موجودہ شورش کے خلاف منعقد کیا گیا تھا۔ اور جس میں پاس تجاویز باتفاق آراء پاس ہوئی تھیں پورا اتفاق کرتے ہیں۔ اور موجودہ سول نافرمانی کی تحریک کو نہایت حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ہم حکومت کی ہر جائز امداد کے لئے تیار ہیں۔

## انجمن احمدیہ سکھر

انجمن احمدیہ سکھر کا ایک اجلاس ۱۱ جون ۱۹۳۰ء کو منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر طے پایا۔

(۱) سول نافرمانی کی تحریک ملک کے لئے تباہ کن ہے۔ اور اگرچہ ہم آزادئ وطن کے پرجوش حامی ہیں۔ لیکن پھر بھی قیام امن کے لئے مقامی حکام سے تعاون کریں گے۔ اور اپنے آقائے نامدار حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے فرمان کے بموجب اس تحریک کا پوری طرح مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

(۲) یہ انجمن وائسرائے کے مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے متعلق اعلان کو قابل تحسین خیال کرتی ہے۔

(۳) اس کارروائی کی نقول حضرت خلیفۃ المسیح۔ وائسرائے ہند گورنر پنجاب۔ کلکٹر وسپرنٹنڈنٹ پولیس سکھر۔ کمشنر سندھ (کراچی) اور ایڈیٹر اخبار الفضل کو بھیجی جائیں۔

## جماعت احمدیہ ملتان کا اعلان

جماعت احمدیہ ملتان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ انجمن احمدیہ ملتان کو ضلع کی مرکزی انجمن بنایا جائے۔ اس لئے ضلع کی تمام انجمنوں کو ان کی رائے دریافت کرنے کے لئے تحریر کر دیا گیا ہے۔ کوئی ایسی انجمن جسے یہ چٹھی نہ پہنچی ہو۔ اور وہ احمدی اصحاب جو کسی انجمن میں شامل نہ ہوں۔ اپنے مکمل پتوں سے پتہ ذیل پر اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ تاکہ ضروری خط وکتابت کی جاسکے۔ (شیخ) فضل الرحمن اختر۔ جنرل سکرٹری۔ انجمن احمدیہ ملتان (چھاؤنی)

## ضروری اعلان

کچھ عرصہ ہوا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک خط موصول ہوا تھا جس میں ایک بیعت کنندہ کا نام نور احمد صاحب دارجیلنگ درج تھا۔ جو اسی طرح فہرست مبایعین میں درج ہو گیا لیکن دارجیلنگ کے ایک احمدی بھائی محمد صدیق صاحب لکھتے ہیں۔ اس نام

# ہندوستان کی خبریں

—— کولمبو۔ ۲۰ جون۔ کل پنانی ریلوے لائن پر مزدوروں کی ایک ٹرین اور دو جنگی بھینسوں کے درمیان تصادم ہو جانے سے آٹھ مزدور ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔

—— لکھنؤ۔ ۱۸ جون۔ لکھنؤ لوکو ورکشاپ کے ۴ ہزار سے زاید کاریگروں نے چیف مکینکل انجینئر کے اتفاقی رخصت کے بارے میں نافذ کردہ قوانین کے خلاف بطور احتجاج ہڑتال کر دی۔

—— احمد آباد۔ ۱۹ جون۔ گاندھی جی کے اخبارات نوجیون اور ینگ انڈیا کا ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر مسٹر موہن لال گھن لال بھٹ سٹی مجسٹریٹ کی عدالت سے جاری شدہ ایک وارنٹ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتاری پولیس میں سافرت پھیلانے کے الزام کے ماتحت عمل میں آئی ہے

—— لاہور۔ ۱۹ جون۔ لوکو شاپ مغلپورہ کے لوہار خانہ میں ایک انگریز فورمین نے ایک قلی کو گالی دی جس نے فورمین کے سر پر چوٹ لگائی۔ اس سے فورمین کا سر پھٹ گیا۔ سر پھوڑنے کے بعد قلی کارخانہ کے دروازہ پر آگیا۔ اور انقلابی نعرے لگانے شروع کئے۔

—— شملہ۔ ۱۸ جون۔ اسمبلی کی سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ اس میں یہ اہم سوال بھی پیش کیا گیا۔ کہ مشرق بعید سے ہندوستان میں کوکین خفیہ طور پر آنے کے سوال کی مزید تحقیقات کی جائے۔ مسٹر سیلڈری کو معہ دو اسسٹنٹوں کے جاپان روانہ کیا گیا ہے۔ جہاں وہ ان ذرائع کا پتہ لگائیں گے جن سے کوکین ہندوستان میں لائی جاتی ہے؛

—— میانوالی۔ ۱۸ جون۔ دو سکھ سپاہی اپنی رائفلیں لے کر فوج سے بھاگ گئے۔ فوج نے ان کا تعاقب کیا۔ دور میانوالی سے میل کے فاصلہ پر ایک مقام میں جا دبوچا۔ دونوں طرف سے آتشباری شروع ہوئی۔ ایک مفرور ہلاک اور دوسرا گرفتار ہو گیا۔ اس نے بیان دینے سے انکار کر دیا ہے مقتول کی نعش سپرد آتش کر دی گئی؛

—— لاہور۔ ۱۲ جون۔ آج صبح جدید سپیشل ٹریبونل نے جو مسٹر جسٹس ہلٹن صدر مسٹر جسٹس ٹیپ اور جسٹس سر عبدالقادر پر مشتمل ہے۔ مقدمہ سازش لاہور کی سماعت شروع کی۔ اور اس کے بعد حکم دیا۔ کہ چونکہ ملزمین غیر حاضر ہیں۔ اور مقدمے پر غور وخوض کرنے کے لئے جدید

مقرر کردہ جج صاحبان کے پاس وقت کم ہے۔ اس لئے سماعت سوموار تک ملتوی کی جائے ؛

——— امرتسر ۲۲ جون۔ مدگیانہ مندر کی کمیٹی کے ارکان سے گفت و شنید کرنے کے بعد پنڈت مالوی نے فیصلہ کیا۔ کہ جو لوگ مندر میں کھدر پہن کر نہ آئیں۔ ان کا مقاطعہ کیا جائے۔

——— امرتسر ۲۲ جون۔ آج بعد دوپہر مسز گاندھی کے اعزاز میں ایک عظیم الشان جلوس نکالا گیا۔ مسز موصوفہ نے ایک بڑے جلسے میں تقریر کرتے ہوئے پنجاب کی عورتوں کو مادر ہند کی طرف سے جو فرائض ان پر عاید ہوتے ہیں۔ ان کا احساس پیدا کرنے کے لئے کہا۔

——— بمبئی ۱۸ جون۔ شہر کی عدالت تحقیقات اموات کی جیوری نے جو ۲۹ مئی کو پولیس کے فائروں سے ۵ اشخاص کی ہلاکت کے متعلق تحقیقات کر رہی تھی۔ متفقہ رائے دی کہ پولیس کا گولی چلانا غیر حق بجانب تھا۔ آغاز میں مجمع پُرامن تھا۔

——— "سول" رقمطراز ہے۔ کہ ضلع بھڑوچ کے ایک گاؤں کے ۲۸ سرکاری ملازموں اور تعلقہ بھڑوچ کے پانچ ملازموں نے اپنے استعفے واپس لے لئے ہیں۔ یہ استعفے کانگرس کے کہنے پر دیئے گئے تھے۔ سنا جاتا ہے کہ اور پٹیل بھی ان کی پیروی پر آمادہ ہیں۔

——— الہ آباد ۲۲ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبجات متحدہ کی حکومت نے سول نافرمانی کی موجودہ مہم کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے لئے ایک محکمہ اطلاعات جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

——— شملہ ۲۲ جون۔ "مسلم آؤٹ لک" کا نمائندہ متعینہ شملہ رقمطراز ہے۔ کہ ان حضرات کی عارضی فہرست تیار ہو گئی ہے۔ جن کو گول میز کانفرنس میں دعوت شرکت دی جائیگی مدعوئین میں مسلمانان پنجاب کے دو نمایندے ہیں۔ ان میں سے ایک تو ایسے سیاسی مدبر ہیں۔ جو آل انڈیا شہرت کے مالک ہیں۔ اور دوسرے صاحب وہ ہیں۔ جو پنجاب سائمن کمیٹی کے ایک رکن تھے۔

——— امرتسر ۲۲ جون۔ جاگر سنگھ اور رنجن سنگھ ملزمین مقدمہ بم خالصہ کالج پر فرد جرم عائد کر دی گئی ہے۔ اور ہر دو ملزمین کو سیشن سپرد کر دیا گیا۔

——— شملہ ۱۷ جون۔ اسمبلی کے آیندہ اجلاس میں یہ سوال اُٹھایا جانے والا ہے۔ کہ کیا گورنمنٹ کو معلوم ہے کہ جھوٹی افواہوں نے عام بے چینی کی حالت پیدا کر دی ہے جس سے کہ ہندوستانی تجارت اور کاروبار کو سخت دھکا لگا ہے

کیا گورنمنٹ ایسے پراپیگنڈہ کی روک تھام کے لئے کوئی قدم اُٹھانے کی تجویز کر رہی ہے؟

——— امرتسر ۲۳ جون۔ آج صبح کے تین اور چار بجے کے درمیان امرتسر کی پولیس نے غازی عبدالرحمن صاحب ڈکٹیٹر وار کونسل پنجاب کو گرفتار کر لیا۔ آج شہر میں ہڑتال کی گئی۔ غازی صاحب موصوف کی گرفتاری زیر دفعہ ۱۲۴ الف عمل میں لائی گئی ہے۔ گرفتاری کے وقت آپ جلیانوالہ باغ میں اپنے خیمہ میں سو رہے تھے ؛

——— شملہ ۲۳ جون۔ سائمن کمیشن کی سفارشات کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کی تہ میں یہ اصول کام کر رہا ہے۔ کہ دوعملی کا خاتمہ کر کے آل انڈیا فیڈریشن قائم کی جائے۔ جس میں صوبجاتی حکومتیں خود مختار ہوں۔ صوبجاتی حکومتوں کی ایک ہی چیمبر ہو گی۔ اور تمام امور وزرا کے سپرد کر دیئے جائینگے۔ وائسرائے اور گورنر کے اختیارات میں وسعت کر دی گئی ہے۔ وائسرائے فوجی انتظام کا انچارج ہو گا۔ اور گورنروں کے اختیارات میں اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت اور قیام امن کے لئے وسعت دی گئی ہے۔ صوبجاتی کونسلوں کو بڑھانے کی سفارش کی گئی ہے صوبہ سرحد میں ایک لیجسلیٹو کونسل کے قیام کی سفارش کی گئی ہے۔ لیکن ایگزیکٹو اختیارات چیف کمشنر کے ہاتھ میں رہینگے۔

——— پشاور ۲۳ جون۔ قریباً چالیس آفریدیوں کا ایک گروہ جو بندوقوں اور ریوالوروں سے مسلح اور فاکی لباس میں ملبوس تھا۔ ساڑھے چھ بجے شام کے قریب اکبر پورہ واقع نوشہرہ سب ڈویژن میں داخل ہوا۔ اور تمام ناکوں پر پہرہ لگا دیا۔ اور اہل قصبہ کو ڈرانے کے لئے کثیر التعداد میں فائر کئے۔ اور مزاحمت کی صورت میں بازار اور قصبہ کو نذر آتش کر دینے کی دھمکی دی گئی۔ پندرہ دوکانیں اور چار مکانات جو سب کے سب ہندوؤں کے تھے۔ لوٹ لئے گئے۔ حملہ آور قریباً بیس ہزار روپیہ نقدی اور جائداد کی صورت میں لے کر ساڑھے آٹھ بجے شام سے قبل واپس ہو گئے۔ کسی قسم کا جانی نقصان نہیں ہوا۔

——— لکھنؤ ۲۳ جون۔ مسلم رہنماؤں کی ایک میٹنگ ۲۸ جون کو لکھنؤ میں سائمن رپورٹ کی سفارشات پر غور کرنے اور موجودہ حالات میں اپنی پالیسی تجویز کرنے کے لئے منعقد ہو گی ؛

——— لکھنؤ ۲۳ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پرسوں شب کو دھرم بھکشو کا انتقال ہو گیا۔ یہ وہی شخص ہے۔ جس نے راجپال کی پیروی میں نہایت دل آزار کتاب "کلام الرحمن ویدہے یا قرآن" لکھی تھی جسے حکومت نے ضبط کر لیا تھا۔ کانگرس

# ممالک غیر کی خبریں

——— قاہرہ ۱۹ جون۔ بادشاہ نے کابینہ کا استعفا منظور کر لیا ہے۔

——— لنڈن ۱۷ جون۔ دیوان عام میں میجر گراہم پول کے استفسار کے جواب میں وزیر ہند نے کہا۔ کہ کچھ کاٹھیاواڑ گجرات اور بارڈ ا میں لڑکیوں کے اغواء کا کاروبار باقاعدہ جاری نہیں ہے۔ لیکن سندھ میں لڑکیوں کی شادی عام طور پر دلالوں کے ذریعہ عمل میں آتی ہے۔ یہ لوگ بسا اوقات پنچ ذات کی لڑکیاں ان کے والدین سے خرید لیتے ہیں۔ اور اس طرح ان کی شادی کر دیتے ہیں۔

——— لنڈن ۱۸ جون۔ دار العوام میں وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ بحر آتش لینڈ میں ایک انگریزی جہاز پر ایک ولندیزی کشتی نے گولے برسائے ہیں۔ اس بارے میں برطانی سفیر سے استفسار کیا جائیگا۔ اور اگر حالات ایسے نظر آئے۔ تو اس کے متعلق حکومت ہالینڈ سے باز پرس کی جائے گی ؛

——— جاوا ۱۷ جون۔ دفاتر حکومت کے روبرو ایک ہجوم جمع ہو گیا۔ اور جبکہ پولیس انہیں منتشر کر رہی تھی۔ تو کسی شخص نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کی گردن میں چھرا گھونپ دیا۔ زخم کچھ زیادہ شدید نہیں ہے

——— طہران ۱۹ جون۔ تبریز میں افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ دس ہزار ترکی فوج ان کردوں سے جنگ کر رہی ہے۔ جو کوہ ارارات پر قبضہ جمائے بیٹھے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہیں کسی حد تک کامیابی بھی حاصل ہوئی ہے ؛

——— لنڈن ۲۰ جون۔ لنڈن کے اکثر اخباروں نے سائمن رپورٹ کے متعلق بعض پیشگوئیاں شایع کر دی ہیں۔ ان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ پہلی جلد کی بناء پر سفارشات کے متعلق جو قیاسات قائم کئے گئے۔ وہ عمومی طور پر صحیح ثابت ہوئے ہیں۔ علی الخصوص برہما کی علیحدگی کے متعلق۔

——— لنڈن ۱۹ جون۔ مسٹر ہینڈرسن نے دار العوام میں بیان کیا۔ کہ گورنمنٹ مصر نے گفت و شنید کو دوبارہ شروع کرنے کے متعلق کوئی استدعا نہیں کی۔ ہائی کمشنر مصر جب سے قاہرہ واپس گئے ہیں۔ انہوں نے مصری وزیر اعظم سے بات چیت کی ہے۔ اور اطلاع دی ہے۔ کہ گورنمنٹ مصر کی خواہش برٹش گورنمنٹ سے تصفیہ کرنے کے متعلق زائل نہیں ہوئی ؛

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شایع کیا)